ان فی ذلک لعبرة لاولی الابصار
الحمد للہ والمنت کہ کتاب لاجواب مسمی بہ
حسام عبرت
من تصنیف عارف باللہ واصل الی اللہ حضرت مولانا منشی میر مدد علی شاہ صاحب
قلندر علوی تھانوی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔
خلیفہ حضرت میر غلام حسین احمد عرف میرزا اسرار بیگ صاحب قدس سرہ العزیز
باہتمام میکش تھانوی
در مطبع صحیفہ دکن واقع چادرگھاٹ حیدرآباد دکن طبع شد

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب مسمّٰی بہ

حسامِ عبرت

من تصنیف عارف باللہ واصل الی اللہ حضرت مولانا

منشی میر امداد علیشاہ صاحب قلندر علوی تھانوی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت میر غلام حسین احمد عرف میرزا میرداربیگ صاحب قدس سرہ العزیز

باہتمام میکش تھانوی

در مطبع صوفی دکن واقع چارکمان حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لرب [سلہ] عالمین است
ذات اوسکی شروط [سلہ۳] شے سے عاری
اللہ احد [سلہ۴] ہے اور صمد ہے
کثرت مین ہے وحدت اوسکی مظہر
اول [سلہ۵] ہے وہ ایسا خود ہے آخر
ایک جنس ہین اوسکے آگے ضدین
وہ آگ مین پانی کو بہا دے
وہ چاہے تو ہوا بھی اکھٹی
وہ چاہے تو بھاری بھاری تھہر
اوحی [سلہ] و علیم و او قدیر است
ہم اوست سمیع و او کلیم است
نا متناہی [سلہ] ہین اوسکی آیات
ارواح [سلہ] جنود ہین اوسکے

کان مالک ملک یوم دین [سلہ] ست
ہے وحدت مطلق اعتباری
لم یولد ولم یلد ابد ہے
وحدت سے ہے کثرت اوسکی مظہر
باطن ایسا کہ خود ہے ظاہر
ذات اوسکی ہے جامع النقیضین
وہ پانی مین آگ کو جلا دے
مٹی مین ہوا ہوا مین مٹی
بادل [سلہ] کی طرح آوڑین ہوا پر
او ہست مرید او بصیر است
عالم ہمہ حادث او قدیم است
یہ فقر کن ہے اوسکی اک بات
امثال شہود ہین اوسکے

سلہ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ سلہ۲ مالک یوم الدین سلہ۳ لا یشرک شی۔ سلہ۴ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد۔ سلہ۵ ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن۔ سلہ۶ تری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب۔ سلہ۷ ہو الحی العلیم ... سلہ۸ ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوہا ... [illegible]

اجرام مین ہے تصرف اوسکا — اجسام مین ہے تصرف اوسکا
ذات اوسکی محیط ذرہ ذرہ — جون بحر محیط قطرہ قطرہ
جب ہے وہی اول اور آخر — اور ہے وہی باطن اور ظاہر
پھر اوسکے سوا بتاؤ کیا ہے — جسپر من و تو کا غل مچا ہے

در نعت نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے اوسکا رسول نور اول — آخر مین ہوا ظہور اول
وہ احمد و حامد و محمد — محمود احد ہے وہ ممجد
ذات اوسکی وجود ذات حق ہے — شان اوسکی شہود ذات حق ہے
ہے عالم ملک کا وہ سالار — ہے جسکا لوائے حمد آثار
اعجاز ہین حرکت جنانی — احکام ہین جنبش لسانی
اوصاف ہین اوسکے من رانی — اخلاق ہین آیت معانی
اک فعل ہے اوسکا فوق ایدی — ایک چھیڑ ہے ما رمیت اوسکی
شق القمر اوسکا معجزہ ہے — تسکین دل اک عطایہ ہے
فرماتا ہے اوسکو ایزد پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
اوس شاہ پہ الف الف مرہ — پڑہتا ہے درود ذرہ ذرہ
صلواۃ و سلام صد ہزاران — بروے و بر آل پاک و یاران
ہین آل پہ طاہر و مطہر — حسنین و بتول و شاہ حیدر
حیدر وہ علی ولی برحق — اعنی در شہر علم مطلق
درشان وے لحمک است لحمی — منہ و انا العلی سے منے
بین چار اصحاب اوسکے ذیشان — بوبکر و عمر علی و عثمان

تقریر کنایہ معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

معراج کا جو معاملہ ہے — کیا فہم بشر کا حوصلہ ہے

جز کشف نہ کوئی اوسکو سمجھے
گر علم فقط سے ہو یہ تفہیم
ہان سمجھے وہ جسکو کشف ہے آج
یہان کیا نہ تھا جا کے وان جو پایا
یان وان مین تو بُعد ہے مکانی
آنے جانے مین تھی وہ آرزم (یعنی تیزی)
یہ بات نہ عقل مین سمائی
پر کشف مین جبکہ اسکو بولا
تفصیل کیا بہت اونہون نے
کرتا ہون مین مجملاً بیان کچھ
عالم مین جو کچھ عیان ہوا تھا
پھر وہ جو نہان تھا بو البشر سے
آدم نے احد سے نور پایا
اوس نور سے روح روح سے دل
اوس نور سے تن کی پرورش تھی
نہ چرخ نہان تھے آب و گل مین
پھر پاک ہوا وہ آب و گل سے
نے عرش نہ جسم سے نے دل و جان
تن و لیکن تو دل تھا محو جان ہین
کیا جانے وہ کیا ماجرا تھا
آئینہ بدست خویشتن داشت
قرآن مین پڑھو دنے تدلےٰ

وہ جب ہے کہ شیخ معرفت دے
ہے جبر عقیدت اوسکی تسلیم
کیسا ہے نزول کیسا ہے معراج
وہان کیا تھا جو یان نہ ہاتھ آیا
وان قطع تھی دوری زمانی
آئے گئے اور تھا بستر اگرم
اور ظن و قیاس مین کب آئی
یہ بھید محققون نے کھولا
لکھا ہے کتب مین اکثرون نے
اوس راز نہان سے ہی عیان کچھ
آدم مین وہ سب نہان ہوا تھا
ظاہر ہوا افضل البشر سے
احمد نے یہان ظہور پایا
دل سے تن و تن سے ما و گل
معراج اوسکی اک کشش تھی
وہ عرش پہ عرش اوسکے لیکن
تھا عرش بھی محو اوسکے دل سے
آن این بود ست و گشت این آن
جان نور مین نور لا مکان مین
یہ وان تھا کہ یا وہ یان یہ کیا تھا
در آئینہ نیز خود وطن داشت
ما اوحی عبدہ فاوحی

سلہ یعنی از عقیدت جبر از تسلیم کردہ می شود مگر در فہم نمی آید
سلہ علم آدم الاسماء کلہا ۱۲
سلہ کما جاء فی الخبر الصحیح علمت علم الاولین والآخرین
سلہ کما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء فی خبر الصحیح اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن یساری نورا وفوقی نورا وتحتی نورا وامامی نورا وخلفی نورا واجعل لی نورا وفی لسانی نورا وعصبی نورا ولحمی نورا ودمی نورا وشعری نورا وبشری نورا اللہم اعطنی نورا
سلہ یعنی ... قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ
سلہ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی
سلہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی ۱۲

اب مانے وہ یا نہ کوئی مانے
اسرار خدا خدا ہی جانے

مناجات بہ بارگاہ قاضی الحاجات بطلب دل شکستہ و سینہ برشتہ

غلو جی تو پھنسا ہے آب و گل مین
گر فکر کچھ اضطراب دل مین

کیا شے ہے یہ دل کی اضطراری
اور کہتے ہین کسکو بیقراری

غم کیا ہے کہ جس سے دلکو ہے ربط
کیا درد ہے جسکا دل کو ہے ضبط

کیا ہے امن یجیب مضطر
ہے یکشف السوء جسکا مظہر

مضطر کو دعا کے واسطے سے
ادعونی استجب لکم ہے

اب تیرا بھی دل جو مضطرب ہو
گر تو بھی دعا جو کچھ طلب ہے

گر چاہیے کامل اضطراری
تو کر یہ دعا بآہ و زاری

دعا

یارب مرا دل ہے یا کہ پتھر
آہن ہے کہ سِل ہے یا کہ پتھر

اس سختی سے عقل میری گم ہے
مصداق قست قلوبہم ہے

ختم اللّٰہ علیٰ قلوب است
یا مرض فی قلوب کا مست

دل میرا ہوا ہے کالحجارہ
بل لا حجار او اشد قسوہ

اس سنگدلی نے مجھکو مارا
دل ہے مرا یا کہ سنگ خارا

سینے سے یہ دل مرا جدا کر
اک دوسرا دل مجھے عطا کر

دل دے کہ جو آفت و بلا ہو
آغوش سرشک مین پلا ہو

جس دل مین کہ آرزو نہووے
جس مین قطرہ لہو نہووے

جس دل مین نہو غبار کا نام
جسمین نہ ہوا کا ہوئے کچھ کام

پانی کا نہ قطرہ اک رہا ہو
سب چشم کی راہ بہہ گیا ہو

اور نار سے نور ہو گیا ہو
کلفت کا سرور ہو گیا ہو

گر آب ہو نار سے بدل ڈال
دوزخ کے شرار سے بدل ڈال

سینہ مرا پارہ پارہ کر دے
اس دل کو نکال آگ بھر دے

دوزخ کی ہوا بھی پھر اگر آئے
پھر جائے جلائے جلکے بجھ جائے

دل دے کہ جو عشق سے بھرا ہو
سب جسکا معاملہ کھرا ہو

حرص سر طفل لب پستان | خوف دل کودک دبستان

روپوشی شرم نوعروسان | خاموشی شرم نوعروسان

اخگر سوے کاہ سر نہادہ | ماہی بر خاک در فتادہ

خونتابہ بہ دیدہ جفا کش | مجبوری خاطر بلاکش

سرمایۂ خلق نیک خوبان | ہنگامۂ حسن سادہ رویان

بیمار سریر لاعلاجی | آوارۂ کوے بدمزاجی

از دوش فگندہ بار منت | بر لب نگرفتہ نام راحت

غارت گر جمع عشرت تن | شبخون زن خواب راست بین

در خلش جراحت دل | مقصود عدوے راحت دل

ضد تدبیر خام کاران | جنبش تحقیق دیدہ داران

وہ دل کہ خلاف بوالہوس ہے | ہمکاسہ خوشی بے دادرس ہے

ہو خاتم ماہ کا نگینا | پیشانی مہر کا پسینا

تلخابہ شورش جگرہا | جوشش اثر جنون سرہا

نوحہ گر مشہد تبسم | سینہ زن مقتل تکلم

ہو طائر لسان نرم کثرت | ہو قمری لسان جام وحدت

ہو مضغۂ پنجۂ غم عمر | میر لب فرش ماتم عمر

ہنگام خزان صنوبری ہو | اور پیش جہت مدوری ہو

نیلوفری وقت مد طوفان | اور عنبری جبین جنبر عمان

جو قلب منیب ہو وہ دل دے | جو تیر احبیب ہو وہ دل دے

دل دے کہ جو ہو سلیم و سالم | دل دے کہ جو ہو علیم و عالم

ہو زادرہ صفات سلبی | لکن لیطمئن قلبی

سوز دل برق خرمن عیش | خارۂ جیب و دامن عیش

خندہ زن غم مرگ اولاد | ماتم کدہ غم خدا داد

ذوق سر نشتر رگ گل | پیچیدہ گئے نواے بلبل

کیفیت اثر نگاہ عاشق | انکو ہی دود آہ عاشق

ہے نقطۂ خال چشم گرداب
مست دم قلقل صراحی
سیرابی سبزۂ بہاری
برباد دیِ صرصر خزانی
سرگشتۂ وادیِ محبت
غوغائے کبوتران یاہو
رنگ رخ عشرم قلب فرہاد
گوئے بازیِ طفل آغوش
قلبیکہ بدین ہمہ مجلّے
ممحو ز اکبر و کبیرا
رازیکہ بروئے گل شگفتہ
مقبول گواہ خون عشاق
ملبوس خودی سے جو ہو ننگا
تقویم مآل شرف اختر
شیدائے نقش بام عنقا
گلدستۂ زیب تارم لون
منشائے کنایۂ ہمہ زوست
پاس ادب دل فرشتہ
ماہی محیط حبّ ذاتی
مصداق صفات گونہ گونہ
فانوس چراغ بام اسرے
مقبول رہ فنائے مطلق
بارگلہ یگانہ بردوش
لوح سر مرقد غریبان
نسیان سر حکایت و نقل

طول خط غور چاہ سیماب
سرشار پیالۂ صباحی
آزادیِ سرو جویباری
بے مہریِ باد مہرگانی
وحشی ہوائے کوئے الفت
مضمون برات شاخ آہو
مفہوم مآل ضرب حداد
شغل محزون خود فراموش
روحی سری خفی واخفے
از پاس انفاس تا نصیرا
سریکہ بغنچہ در نہفتہ
دلدادۂ دلبران آفاق
شمع رخ مہر کا پتنگا
ہنگامہ فروز چرخ اخضر
مشاق صفیر دام عنقا
اور وجہ سزائے ابن منصور
مقصود عقیدۂ ہمہ اوست
باسیرت حورعین سرشتہ
دُر صدف یم صفاتی
اسمائے الٰہی کا نمونہ
قندیل منازل تدلّٰے
خوبافتۂ فنائے مطلق
از طعنۂ غیر حلقہ در گوش
بے برگیِ لالۂ شہیدان
اور دود چراغ کشتۂ عقل

ہو مد نگاہ اہل بینش | مقصود بہار آفرینش
کشتی طلسم بحر احیاد | سرمایہ خلق آدمی زاد
دیوانگہ معرض خدائی | اور مسند عدل کبریائی
گلزار خلیل کا شگوفہ | اور باغ جمیل کا شگوفہ
درج گہر بہار یوسف | برج قمر لقاء یوسف
فیض کف دست موسی ہو | تف لب پاک عیسی ہو
ہو سنگ کف رسول محمود | ہو آہن دست پاک داؤد
نور چشم شعیب ذیشان | نقش فص خاتم سلیمان
وہ دل کہ انیس صبر ایوب | ہو گوہر اشک چشم یعقوب
ہو خامہ خوان ذکر روحی | شاگرد رشید شکر نوحی
ہو عرضہ گہ ظہور عالم | صورت کدہ بطون آدم
پابند بہ سنت نبی ہو | خوکردہ فاقہ علی ہو
بواب درخفاے اسرا | دربان جناب پاک زہرا
تسلیم حسن سے ہو جو خوگیر | خو یافتہ رضا شبیر
سوز داغ علی اکبر | خون زخم علی اصغر
نقش کف پاے آل احمد | سرمست وفاے آل احمد
آب گرداب حبیب حوا | خاک دامان آدم عیسے
بوسے ہوس سر زلیخا | مشتاقی خاطر زلیخا
چون کوکب سعد تخت بلقیس | اور رکن عظیم تخت بلقیس
این جملہ بصورت ہمہ او | در آئینہ سکہ تنا ہو
لجہ پئے کشف ساق تصویر | چون صرح ممرد قواریر
بالک ہٹ موسی باوفا کی | تریا ہٹ بی بی آسیا کی
دل ہو گل گلشن سلامت | خاکستر گلخن ملامت
منفرج امر ادن منی | متنسم فاذھو انعبدی
عالم کا خزینہ مجھکو دیدے | تابوت سکینہ مجھکو دیدے

مصدق ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم بان لہم الجنۃ ۱۲
یعنی مثل ید بیضا ۱۲
دم عیسے ۱۲ یعنی پانچوں
یعنی حق گو و توحید خوان ۱۲
یعنی نرم و ملایم ۱۲
یعنی اہل بصیرت ۱۲
یعنی مظہر اسم اعظم
یعنی صاحب تسلیم و رضا
یعنی جملہ صفات و رد
عشق پرست
یعنی اہل عصمت
یعنی صاحب
عشق و حب
یعنی اخلاص و حب
و وصل ۱۲
یعنی جناب شیخ و ذیشان
بے نیازی حق ۱۲

گنجینۂ گوہر خیالی
وہ نقطہ کہ جسکا اک نشانہ
وہ قطرہ کہ جسمین لاکھون دریا
وہ جزو کہ جسمین سارا کل سمآئے
وہ تنگ نہ وہم جس مین سمآئے
وہ دل کہ جو اوسمین دخل پاوُن
وہ دل کہ ہو خزن خوف سے پاک
سب جلنے مین جو کوہ طور ہووے
وہ دل کہ جگر کا چور ہووے
وہ دل کہ جسے نہ چین آوے
وہ دل کہ جو داغ داغ ہووے
وہ دل کہ جو چین سے نہ سووے
جو دل ہو چراغ رہگذر کا
وہ دل کہ نہ جسمین مدعا ہو
وہ دل کہ جو لاکھ زخم کھاوے
جس دل نے کہ زخم کو چھپایا
جسمین ہو خشوع بے نیازی
وہ دل کہ شکر ہو بندہ جسکا
نازک ہو مثال شبنم خار
وہ دل کہ نگاہ لگ سکے ٹوٹ نے
ہو سنجۂ خور مین جیسے اولا
دل ہو کہ حباب بحر ذلت
وارستۂ ملت و شبل ہو
اور سختی مین اوسکی ہو یہ حالت
محشر کے شکست سے نہ ٹوٹے

آئینۂ صورت مثالی
عالم کا یہ سب کتابخانہ
وہ ذرہ کہ کڑوڑون جسمین صحرا
وہ کل کہ جو جز و جزو دکھلائے
واسع وہ خدا جہان سمائے
کو مین کو رکھ سکے بھول جاوُن
جو جنت و نار سے ہو بیباک
وہ دل کہ تمام نور ہووے
وہ دل کہ جو گھر کا چور ہوسے
جب تک کہ نہ خون مین نہائے
وہ دل کہ بہار باغ ہووے
وہ دل کہ تمام عمر روے
جو چاندنا ہو اندھیرے گھر کا
وہ دل کہ جو خانۂ خدا ہو
پھر آہ کے ساتھ منہ کو آئے
ناسور نے جسمین گھر بنایا
جس دل کا ہو کھیل پاکبازی
تریاق ہو زہر خندہ جسکا
جو چھیڑتے ہی سے گلے کا ہو ہار
اندیشۂ آہ لگ سکے ٹوٹ جائے
ہو پاس خیال کا پھپھولا
گرداب تلاطم ملامت
وابستۂ دین صلح کل ہو
ہر جا ہو قیام مین قیامت
وہ شیشہ کہ مست سے نہ چھوٹے

وہ دل کہ جو وہم مین نہ آئے
وہ دل کہ جو فہم مین نہ آئے

وہ دل کہ جو دل ہو کام کا دل
دل وہ نہین ننگ ہو نام کا دل

کعبہ مین کہ دیر مین گذر ہو
دل ہو جسمین خدا کا گھر ہو

در باب تعذر از مبادرت طلب

علوی یہ طلب یہ تو ہے اندھیر
سینہ ترا اور یہ دل خدا حسیر

جس شخص کو ہو یہ دل غنایت
اک حشر ہے فتنہ ہے قیامت

اس دلکو ہے یون تو کون پاتا
جان دیکے بھی کم ہے ہاتھ آتا

لازم ہے یہ دل جو کوئی پائے
آہستہ بغل مین لے دبائے

درات رہے یہ اوس سے ہشیار
چھو لے نہ دسے لامسہ کو زنہار

ذوق اوسکا نہ ذائقہ اوٹھائے
بو اوسکی نہ شامہ تک آسئے

پہونچے نہ نگاہ کی نظر تک
اور سامعہ کو نہو خبر تک

عقل اپنی بھی وہان نہ جانے پائے
خود سے بھی تو اپنے مین چھپائے

دوزخ ہے غرض یہ دل جہان ہے
ظاہر ہے یہی یہی نہان ہے

یہ مخزن چار دہ طبق ہے
ما بین الاصبعین حق ہے

یہ دل جو عیان نہو تو بہتر
مشہور جہان نہو تو بہتر

اس دل کا جہان نشان ہی پایا
ہے عشق اودہر قدم بڑہایا

اس دل کا جہان مین جب ہے چرچا
ہر ایک ہے یون پکار اوٹھتا

قلوب المومنین بین الاصبعین من اصابع الله یقلبہا کیف یشاء

عزیمت موکب سلطان عشق جانب خرابستان کشور دل ناتوان و انتباہ خدام جناب عشق بمنادی عام بحفظ خلوتیان عصمتکدۂ خیال کہ مجموعۂ اتصال و انفصالش را بدل نسبت تام بود و مسمی است شمس را بدل اعلام

اے دل سنبھل اضطراب آیا
عشق عالی جناب آیا

عشق آتا ہے سر بکف تو ہو جا — عشق آتا ہے ہان تلف تو ہو جا

عشق آتا ہے جان نثار کر دے — سر کاٹ کے تن سے آگے دھر دے

عشق آتا ہے جا کہین نکل جا — عشق آتا ہے دو گھڑی کو ٹل جا

عشق آیا عدم مین جان چھپا لے — اوٹھ ہستی سے اپنی ہاتھ اوٹھا لے

عشق آتا ہے بیچ اپنا سر کو مت دیکھ — لے بھاگ تو پاون سر کو مت دیکھ

عشق آتا ہے عز و جاہ کھو دے — ناموس کو چاہ مین ڈبو دے

عشق آیا ہوا پہ ننگ اوڑا دے — اور عار کو آگ مین جلا دے

عشق آتا ہے پانی ہو کے بہہ جا — یا خاک مین خاک ہو کے رہ جا

عشق آیا بنا ہوا اگر جا — جا جیتے ہی جی زمین مین گڑ جا

رسوائی کا بھیس جا بدل جا — بدنامی کے دیس کو نکل جا

آفت کی گلی مین گھر بنا لے — ذلت کو اوٹھا سپر بنا لے

گر ہے تجھے عاشقی مین جینا — کھانا دشنام غصہ پینا

سر گرانی ہے راحت عشق — عریانی تن ہے خلعت عشق

عشق آیا زمین مین سما جا — عشق آتا ہے لیکے زہر کھا جا

عشق آیا بزیر پا گریبان — عشق آیا بسر کلوخ طفلان

عشق آتا ہے آ نثار ہو جا — مر جا پسیجا غبار ہو جا

عشق آیا متاع جان لٹا دے — قابو ہو اگر جہان لٹا دے

عشق آیا خدا کی شان آئی — عشق آیا کہ جان مین جان آئی

شاہنشہ بے سپاہ آیا — سامان فغان و آہ آیا

غارت گر کفر و دین آیا — آیا حق الیقین آیا

سلطان جہان نواز آیا — لے شحنۂ بے نیاز آیا

لے آئی بلاے آسمانی — لے آئی بلاے ناگہانی

لے چھپکے غضب مین رحمت آئی — دوزخ مین لپٹ کے جنت آئی

لے نار مین نور چھپ کے آیا — کلفت مین سرور چھپکے آیا

لے زیست بشکل موت آئی — لے موت نے ابحیات پائی

درد آیا غم آیا آفت آئی
عشق آیا تو سب کی شامت آئی
یہ عشق اگرچہ ہے بلا ہے
بیچارونکا غم گسار ہے یہ
عشق اہل صفا کا مدعا ہے
ہے عشق وجود نور ہے عشق
سچ کہتا ہون نور ذات ہے یہ
ایمان ہے سراسر ہے یہ ایمان
گر ذرہ بھی عشق کا ہو دل مین
جنت پہ یہ کھینچ دیتا ہے خط
عالم کا تعین اسکو کہئے
ہر قطرہ ہے کامیاب اس سے
ہر بحر مین جوش موج ہے عشق
آباد کو کر رہا ہے ویران
صحرا کو چمن بنا رہا ہے
یہ چرخ کو ہے اسی سے چکر
جنگل ویران ہین اسی سے
ہر دم مین حیات ہے اسی سے
خورشید چراغ ہے اسیکا
سکنت مین اسی سے ہین جمادات
اس سے ناشی ہوے ہین حیوان
لاکھو نکے سر اسنے ہین کٹائے
کرتا ہے مکان کو لامکان عشق
حبس جا ہے نسیم عشق جا لی
ناسوت مین ہے جو دخل دیتا

آئی آئی وقت ... آئی
جب صور پھونکا ہوئی قیامت
عشاق کو دار و ... ہے
تنہا و نکا یار غمخوار ہے یہ
عشق آئینہ ... نما ہے
طالب کا ... ہے عشق
ہے شان یہی صفات ہے یہ
جان اسپہ فدا کرے سبھی جان
پھر پھنستا ہے کو ... دل ...
بلوا دے جحیم کو ... قید
آدم کا تعین اسکو کہئے
ہر ذرہ ہے آفتاب اس سے
پستی کے لئے یہ اوج ہے عشق
ویرانے مین اسکے لاکھ سامان
غربت مین وطن دکھا رہا ہے
حیرت مین زمین ہے اس سے تشدر
آباد مکان ہین اسی سے
ہر کھیل مین مات ہے اسی سے
مہتاب مین داغ ہے اسیکا
حرکت مین اسی سے ہین نباتات
ناطق اس سے ہوے ہین انسان
گھر اسنے ہزارون کے لٹائے
کرتا ہے نشان کو بے نشان عشق
ہے قید سے بو سے مطلق آتی
ہے پانچون حواس چھین لیتا

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق ... فی الحدیث نبوی علیہ السلام ... لا تزال جہنم یلقی فیہا فتقول هل من مزید ... حتی یضع ... فیہا قدمہ ... فینزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط ...

گلبن کو یہ خار خار کردے | گلخن کو یہ نوبہار کردے
جان تن سے نکالے تن کو جان سے | تارے کو یہ مٹا دے آسمان سے
زہرہ کو زمین سے یہ اوڑا دے | ہاروت کو یہ کنوان جھکا دے
دکھلاتا ہے خاکیون کو افلاک | چھنواتا ہے یہ فرشتون سے خاک
لاتا ہے زمین پہ عرشیون کو | آوارہ کری ہے فرشیون کو
انسان کے جو سر مین ہے یہ چکر | ہین عام و ولی نبی برابر
آن شاہ خلقت کے بید ہی | فرمود کہ حبُّک الیَّ
احببت سے سب گھمنڈ توڑا | شاباش خدا کو بھی نہ چھوڑا
رندانہ یہ کلمہا ہے لغزہ | گھبرا گیا سُن کے خشک مغزہ
یارون کی سمجھتا کب وہ گھاتین | کہنے لگا کفر کی ہین باتین
سن کفر اور شرک کی نہین بات | احببت صفت سے خاص منِ ذات
احببت ہے خاص معدن عشق | اور ذات خدا ہے معدن عشق
ہون حق کی جہان صفات موجود | یہ جا نلو وان ہے ذات موجود
جب ذات و صفات ہوئین اک نور | کسطرح خدا سے عشق ہو دور
ہان دیکھ لگا کے غور سے دل | قرآن مین یحبھم ہے نازل
پھر مصحف حق مین اور کر غور | قد شغفہا حبا کے ہین کیا طور
یوسف کا وہ قصہ ہے عجب شے | شان اوسکی احسن القصص ہے
ہے عشق دلیل کل شئی | ہے یہ تفصیل کل شئی
یہ قصہ عبرتی ہے اے یار | فاصبر وصاحبان الصا
القصہ نہ سمجھو خبط ہے عشق | بندے سے مین خدا مین ربط ہی عشق
یہ عشق خلیفۂ خدا ہے | من یفسد فیہا ویسفک الدما ہے
گو ظلم اور جہل کا ممد ہے | پر نحن نسبح کی ضد ہے
بے ڈھب ہے دل مین اسکا جمنا | بلواتا ہے ربنا ظلمنا
جس چیز کو جسے دیکھو مائل | باہمین کشش ہے اسکی حائل
طالب کی طلب سے ہے یہ مطلوب | رغبت سے ہے راغبون کے مرغوب

عاشق سے ملا تو ڈھنگ ہے اور
معشوق کے پاس رنگ ہے اور

یان ایک کو گھمنڈ سے پر چڑھایا
وان غیظ سے اک کا دل جلایا

رخ کو وان بیٹھ کر سنوارا
یان آ کا کی ساتھ تھا سدھارا

کیا بیٹھا سدھارا کون کیا میل
اک ذات بنا رہی ہے سب کھیل

سمجھو اسے فی المثل ہے بے لاگ
پانی مین ہے پانی آگ مین آگ

کونین کا اعتبار ہے عشق
یان قدرت کردگار ہے عشق

دارین کا انتخاب ہے یہہ
و اللہ کہ لا جواب ہے یہہ

جاری ہے یہی یہی ہے ساکن
واجب ہے یہی یہی ہے ممکن

بے نام و نشان و بے سبب ہی
ہے فضل ادھر ادھر ادب ہے

ہے شکر یہان تو وان ہے احسان
ہر جود ہے یان تو وان ہے رحمان

وحدت ہے یہی یہی ہے کثرت
منعم ہے یہی بشکل نعمت

رنگ رخ اعتبار ہے عشق
بوئے گل اختیار ہے عشق

لاکھون پردون مین ہی نہان عشق
لاکھون پردون سے ہی عیان عشق

سرمایہ پر ثبات ہے عشق
پیرایہ کائنات ہے عشق

اشیا کا تعینات ہے عشق
اسما کی تجلیات ہے عشق

ہے وجد یہی یہی تو ہے ذوق
یان ولولہ ہے یہی یہی شوق

ادنا ہے یہی یہی ہے اعلے
بندہ ہے یہی یہی ہے مولی

ارواح کا سب قیام ہے عشق
اجسام کا انصرام ہے عشق

ہے نطق یہی یہی خموشی
ہے پیش نظر بچشم پوشی

غارتگر عقل و ہوش ہے عشق
یان ذات کا اپنی جوش ہی عشق

یہ وہ نہین وہ نہ یہ نہین کچھ
سب کچھ ہے نہین نہین نہین کچھ

ہے مغز یہی یہی تو ہے پوست
یان عشق کی شان ہے ہمہ اوست

ہے اسکا بیان زبان سے باہر
یان اپنی زبان بیان سے باہر

عاشق کو یہی ہے بس کفایت
مذہب ہے یہی یہی ہے ملت

کنت کنزا ہے اسکا موطن
خلقت الخلق مین ہے مسکن

یہ اسکی ہے عین مہربانی
مرتے کو بھی دے نہ قطرہ پانی

ہے یار یہ یار مار ہے یہ
اغیار کا بھی تو یار ہے یہ

اک شخص کو خود کرے فضیحت
پھر آپ کرے اوسے نصیحت

کہلاے خموش اور رولائے
نیچے نیچے ہی چٹکیان لے

دل چھین لے آپ اور مکر جاے
ظاہر مین کچھ اک بہانہ کر جاے

دیوانی زلیخا کو بنا دے
خود سنگے عشق نیہ کو لگا دے

ہے مکر مین خیر و شر کی تکرار
ہے ساری جہان کا ایک مکار

ہے خانہ بدوش خود بہر در
سچ ہے یہ کہ بے گھر ہے سب گھر

یہ کہئے تو ٹیکے ہووے وہ غیب
وہ کہیئے تو یہ ہے بلا ریب

مین بنتا ہے گر اسے کہین تو
تو کہیئے تو یہ نہ وہ نہ مین تو

ہے ساری ضمیر و کنایہ مرجع
ہر ایک وقوع کا ہے موقع

ہے فرق زمین و ہر سر عرش
ہے عرش برین وہ بر لب عرش

اک جا ہو تو کوئی جا کے روئے
یا جائے وہان جہان نہ ہوئے

ہر جائی سے ہے ملتا وہ کہان ہے
ہم یان مین اگر تو آپ وان ہے

گر ہم مین تو وہ نہین بلا ہے
اور وہ ہے تو ہم نہین یہ کیا ہے

ملتا نہین وہ کسی نگر مین
ہے اوسکا پتا خدا کے گھر مین

ہر ایک کا کب وہان گذر ہے
وان پانون سے پہلے سر کا ڈر ہے

لیکن وان اوسکو ڈر نہین ہے
جسکو کچھ پانون سر نہین ہے

ہوتا ہے اوسیکا وان گذارا
جسنے اپنے کو آپ مارا

جسنے کیا خانمان کو برباد
جو دونون جہان سے ہوئے آزاد

جسنے کہ سب اپنا گھر لٹایا
تسپر بھی ہاتھ کچھ نہ آیا

بیگانہ و خویش سے گذر جاے
اور مرنے سے اپنے پہلے مر جاے

جو رحمت و قہر ایک سمجھے
تریاق اور زہر ایک سمجھے

تسلیم مین جسنے سر دیا ہو
دل آگے رضا کے دہر دیا ہو

جو جسکے بنا زخم کھائے
دامن مین اوسکے منہ چھپائے

جو موت کے منہ مین گھر بنائے — دو گام اجل سے آگے جائے

جو سارے جہان سے جدا ہو — جو اپنی بھی نیستی سے خفا ہو

(موتوا قبل ان تموتوا)

جو نام و نشان کو مٹا دے — ہستی کو مستی مین اوڑا دے

جو ملت و دین سے بری ہو — جسکا ایمان کافری ہو

ناموس کو سر سے جو اوتارے — اور ننگ پہ اوسکے جوتی مارے

جو شرم کی ناک کو جھٹکدے — اور جاہ کو خاک پر پٹک دے

جز یاس جسے نہ کچھہ غرض ہو — جز حسرت دل نہ کچھہ مرض ہو

ہو عیش پہ جسکی شب تباہی — باقی ہو تو غیرت الٰہی

ہر شخص کا کام وہان نہین ہے — کچھہ اولئے عجب وہ سرزمین ہے

وان موت کا نام زندگی ہے — ہے وان جو خدائی یہان خودی ہے

ہر قید کا نام وان ہے مطلق — وان بندے کو دعوی انا الحق

یان ہے جو فنا وہان بقا ہے — جو بندہ ہے یان وہان خدا ہے

محبوب حبیب کا ہے مسجود — معشوق کا نام وان ہے معبود

ہان کیون نہو ہے یونہی یونہی ہے — یعنی[له] ویصم حبک الشئ

ہے عشق وہ جوش نار ملہوب — کان[لله] یحرق ماسوای محبوب

ذرات ہے اوس جگہ برابر — جلتے ہین حدوث کے وہان پر

وان ایک ہے لاکھہ گر کہین ہے — اور ایک تو ایک بھی نہین ہے

یہ خلق اور ایسی لاکھہ خلقت — وان ایک بھی ہے کہئے تو ہر وقت

کثرت تو یہ کس شمار مین ہے — وحدت فقط اعتبار مین ہے

کثرت کا ثبوت کھو رہی ہے — وحدت خود سلب ہو رہی ہے

جب ایسا مقام پر خطر ہو — ہر شخص کا کہئے کب گذر ہو

یہ وہ نہین ہر شخص سمجھہ لے — جو عشق کو اپنا گھر سمجھہ لے

بازار نہین جو سب چلے جائین — جو دوڑ کے جائین اور چلے آئین (ناسوت)

ہر اک کا گذر نہین ہے حاشا (حدوث) — کیا عشق کو سمجھا کچھہ تماشا

وان رکھتے ہی پانون نذر سر ہے — کیا عشق یہ خالہ جی کا گھر ہے (نقل زدہ)

له ... حبک الشئ یعمی ویصم ۱۲
لله العشق نار ... تحرق ماسوی المحبوب ۱۲
... ۱۲

لڑکون کا نہ تھا وہ کھیل اوسے ہم
اوڑلی ہوتی وان کی کچھہ سنتے
زندے تو ہین ہر کہین نہو سمجھے
چیکے وان کچھہ تو کہ رہے ہین
نے سوچ سمجھہ کے عشق کا نام
اوس کو جو ہین کہتے ہون خفا کش
سن سکتے ہین کب وہ نالہ زار
دنیا کے جو ہین دیکھ سکے ہین
میدان ہین وہ کب دکھائین دسی
بیریانیون پر جو ہاتھہ مارین
وان رات جو فسانیان اڑائین
جو رکھتے ہین اپنا دھیلا تہمت
کھیلانے سے بھی ہین عار رکھتے
کو خاص جوان ہین جسپر ی
کبر وہین پیسہ جی کنصورت
یا علم کے جو غرور مین ہین
ہے بحث سے علم جنکا مطلب
ظن جنکے عقیدہ کی ہے بنیاد
جو ذوق زبانی سے ہین خورسند
ہین اور وہ کا چھوٹا کھاتے پیتے
ہین نام کے سادہ کام کے چور
جو رکھتے ہین دعوے سوز بانیر
ہین آپ تو ہر طرح فضیحت
یہ لوگ جو مارین عشق کا دم
ہے عشق سزائے چارمیخی

جبریل کی عقل بھی ہے وان گم
جہان بازی وہان کی لگی ہے
مرکر بھی تو وان نہین پہونچتے
کچھہ دور مین پھنسکے آرہے ہین
وان آپکے لاڈلون کا کیا کام
دستنین مقید جو ہین عشق
جو سنتے ہین بیڑیون کی جھنکار
جو بیٹھے ہین گھر کے گھونسلے مین
کب کرتے ہین وہ یہ دشت گردی
سوکھے ٹکڑے وہ کب اوتارین
لوہے کے چنے وہ کب چبائین
اور جیسے عمامے کے ہین پابند
ہین ہاتھہ مین پشت خار رکھتے
پر ہاتھہ مین ہے عصائے پیری
تا ناف ہے ریش بے ضرورت
اور جاہ کے جو سرور مین ہین
ٹھہرا ہے تعصب اونکا مذہب
ہے نام کو ننگ سے ہون جو آزاد
جو شہوت و آز کے ہین پابند
اوروں کے سہارے پر ہین جیتے
کچھہ قول ہین اور فعل ہین اور
اور ٹھہرین نہ ایک امتحان پر
اوروں کے عیب پر ملامت
افسوس فسوس کیا کہین ہم
وان علم کدھر کہان کی سیخی

سودا ہے وہانکا خود فروشی — قیمت لینے مین چشم پوشی
وان تن کا تو نام بھی نہ لیجے — باہر ہی حواس پھینک دیجے
وان جان ہے کوڑیونکو ارزان — اور سر کو تو مفت بھی نہ لین وان
پھر دل کی تو کھٹے اصل کیا ہے — اور عقل کو کون پوچھتا ہے
وان جیسے بنے یہ جان دیدے — الزام بھی گر ملے تو لے لے
وان نفع و ضرر کی کیا ہے پروا — خود رائی ہے سارا کام وانکا
بے راست بیان نہین ہے لاشے — بین عشق کے کچھ عجیب تماشے
یہ عشق ہے اک خدا کی حکمت — ہے عشق خدا کا دست قدرت
اللہ رے عشق شوخ و بیباک — سب کچھ کرے اور پاک کا پاک
مجھکو تو ہے اسقدر ڈرایا — دل کانپ اوٹھا جو نام آیا
رکھ علوی ذرا خیال اپنا — کیا بکتا ہے منہ سنبھال اپنا

جبہ سائی عاشق بر در پیر میکدہ باستدعای ساغر مے بیخودی از جناب پیر میکدہ بصد الحاح و زاری و کرب بیقراری درحال ابتلای درد عشق بوجہ بیتابی ازان کہ چارہ اش جز بہ بیخودی ممکن نباشد

علوی نے تجھے بھی اب ستایا — تیرے دل نے بھی زخم کھایا
بجز بیخودی اب شفا نہین ہے — اس درد کی اب دوا نہین ہے
دیکھ اب یہ مرض کریگا برہم — جا اور در میکدے پہ لے دم
سو کر کے طواف میکدے کے — تو پیر مغان کو سجدہ کر دے
سر پاؤنپہ رکھ بعجز و زاری — کر عرض بشوق و اضطراری
یہ عرض کہ مال و تن دل و جان — قربان ہے تجھپہ دین و ایمان

موج اول تنزل اول

دل کھولکے ساقیا پلا دے — نہلا دے شراب مین بہا دے
عالم کو نگاہ مین پلٹ دے — سر پر مرے سارا خم اولٹ دے

۵ یعنی مقام الوہیت راسطے کردہ متوجہ بشغل وحدت باید بود و مراد از [illegible] اسماء الٰہی است ۱۲

کونین مین غلغلہ اوٹھادے — سیلاب شراب مین بہادے
مجھکو وہ پلا شراب ساقی — جو مجھکو نہ مجھمین چھوڑے باقی
وہ مے کہ جلاکے خاک کردے — وہ مجھکو جو مجھہ سے پاک کردے
جل بھنکے کباب بنکے رہجاون — مین سارا شراب بنکے رہجاون
تن کو مرے ذرہ ذرہ کردے — رگ رگ مین مری شراب بھردے
مے سے یہ بنا دے حال میرا — میخانہ ہو بال بال میرا
کچھہ حد سے بڑھا مرا ملال اب — کر آب حرام سے حلال اب
مرتا ہون مین قوت، وہ دیدے — لا جام مے صبوح دیدے
لا شعلۂ آتشین جھمکا دے — انکار کرون تو منہ جلا دے
بے طرح خمار نے ستایا — لے ابتو لبون پہ دم ہے آیا
دل دن کا چراغ ہوگیا ہے — تن رات کا زاغ ہوگیا ہے
تلخیٔ خمار سے ہون (بیکار) بدحال — اس میٹھی چھری سے (مضمحل) ذبح کرڈال
کیا پوچھتا ہے جام چار دیگر — چھوڑونگا نہ بے شمار دیگر
وہ دے کہ حساب مین نہ آئے — کاتب کی کتاب مین نہ آئے
وہ دے کہ ہے جسکو دم بدم اوج — لو کان البحر جسکی اک موج
جب تک نہ مین خوب (فنای ذاتی) سیر ہونگا — مرجاونگا خم یہ جان دونگا
ساغر کا لب ناگر گریگا — تو دیکھ میرا لہو بہیگا
کیا جام سکا انتظار دیکھون — فرماؤ تو خم سے منہ لگادون

موج دوم تنزل دوم

ساقی مرے لب پہ خم جھکادے — اللہ کے واسطے پلادے
دے نام شراب جسکا ہوئے — یہ چرخ حباب جسکا ہوئے
منہ سے کوئی قطرہ گر نکلجاے — وہ خم فلک سے بھی اوبل جاے
سر سے مرے موج مے گذر جاے — یہ نشۂ خودی کا سب اوتر جاے
اک نشہ اوتار اک چڑھادے — اس بحر کا جزر و مد دکھادے
وہ بادۂ بیخودی کا دے جام — جو نام ہو تب ادھر کا نام

سرشار مے الست کر دے | وہ مے کہ جہان کو مست کر دے

جو صاف ہو آب و گل سے دیدے | اک دو ساغر لے تو دے دیدے

افلاک کے ... تو اڑا دے | وہ مے کہ ... [illegible]

ساقی مجھے آب تر دیدے | [illegible]

زہر آب کے ... [illegible] | [illegible] ... کو جو کھا دے

کافور کی شمع سے جلا دے | آگ اس آب سے بجھا دے

وہ آب کہ پاک آب سے ہو | سرچشمۂ آفتاب سے ہو

بلور کا جام بھر کے دیدے | لا نور کا جام بھر کے دیدے

مجھکو وہ پلا شراب مختوم | جو تیرے ہی علم میں ہو معلوم

تسنیم ہے قطرہ جس کے اندر | جس بادہ کا ایک جام کوثر

کچھ اور نہیں ہے میرا مطلب | دیدے مجھے جام نحن اقرب

فی انفسکم سے جام بھر دے | وہو معکم سے جام بھر دے

ساقی مے ختم مذطل دے | ساقی لا مجھکو میرا دل دے

النجم اذا ہوا سے لا دے | رحمٰن کے استوے سے لا دے

وہ نشہ چڑھا دے اے مری جان | فکشفنا عنک جسکی ہے شان

جس نشہ کے جوش سے ہویدا | علمنا من لدنا علما

لا ساغر اینما میں بھر کے | دے جام جہان نما میں بھر کے

آب دُر تاج بھر کے دیدے | مصباح زجاج بھر کے دیدے

گوہر میں بھری ہوی پلا دے | کوکب میں دُری بھری ہوی پلا دے

بھر دے مجھے از مے ختم ہو | در ساغر اینما تولوا

لا دے خم وادی طوے سے | لا دے میخانۂ خدا سے

لا آب شجر پلا دے لِلّٰہ | از شجرۂ اِنّنی انا اللّٰہ

لا جام میں عمر خضر بھر دے | لے آب بقا سے زندہ کر دے

قائل ہو خودی کی کشمکش میں | اس خانۂ پنج و چار و شش میں

جینے کے لیے ہو پینا جس سے دم آئے | بو سونگھ کے جسکی خضر مر جائے

[illegible]

[illegible]

جس مے سے عزیز مین ہے جان آئی
وہ دے کہ جو ہوئے برق لامع
جو کھولدے سب صفات و آیات
اعیان سے ہو نشہ جسکا زائل
(اعیان ثابتہ)
وہ دے جو ہے عرش کا ستارہ
وہ جس سے جھمک گئے ہین ذرات
جس بادے کا نشۂ عروجی
لا جام زحل مین بھر کے لا دے
بھر دے مجھے جام مشتری مین
مریخ کا جام بھر کے دیدے
دے ساغر آفتاب بھر کے
ناہید کے پیالے مین پلا دے
سایل کے سوال کو نہ کر رد
دیدے مجھے کاسۂ قمر مین
کافور مزاج مے پلا دے

ایوب نے جس سے ہی شفا پائی
از اسم بدیع تا بجامع
اک نشہ مین تا رفیع درجات
تا مرتبہ ظہور کامل
(یعنے انسان کامل)
روح اعظم کی دل کا پارہ
وسع کرسیہ السموات
ہے قطع منازل بروجی
(یعنے بالائی مرتبہ کوئی)
منحوس کے منہ کو بھی جلا دے
دے ساغر دیدۂ پر یمین
قاتل کی چھری پہ دہر کے دیدے
دے کاسۂ آب و تاب بھر کے
وہ بادہ کہ زہرہ کو نچا دے
بھر دے مجھے ساغر عطارد
دے جام ستارۂ سحر مین
دل کھول کے آج مے پلا دے

موج سوم تنزل سوم

آنکھین تو ملا وہم سے حالی
(معاینۂ اول)
کر دوسرون سے قرار جنت
دل سرد ہے یہان تو لا ابھی لا
مین حور کے ہاتھ سے نہ لونگا
گو حور مین روح ہے سمائی
گر شرم ہے منہ پھرا کے دیدے
کب کہتا ہون ہاتھ اپنا بڑھا دے
آخر تری خو تو ہے کرم کی
محتاج کو حق کے نام دیدے

اورون کے سبب یہ لن ترانی
کر اورون سے وعدۂ قیامت
مِن کاس مزاجہ زنجبیلا
تو روح سے تو پلا پیونگا
(یعنی مقام روح الروح)
پر یہان نہین اولٹی بات بھالی
آنکھین نیچے جھکا کے دیدے
ٹھوکر کے اشارے سے بتا دے
خیرات دے اپنے دم قدم کی
خیرات سمجھ کے جام دیدے

جو حصہ خاک ہوا یہ ہر دے ۔ لا میرے ہی منہ مین خاک بھر دے
دے گالیاں لاکھ اک پیالا ۔ یارون کا نشہ ہوا دوبالا
حدیث النفس
منہ جام مین دیکھکر پلا دے ۔ صدقے ہی مین آئینہ دکھا دے
کہتا نہین مسکرا کے دیدے ۔ آنکھین ہی مجھے دکھا کے دیدے
لا جام کو لب پہ دہر کے دیدے ۔ اس پیالی کو جھوٹا کر کے دیدے
پیالون ہی پہ لا اوتار کر دے ۔ سر سے سو بار وار کر دے
لا جام مین کلی کر کے دیدے ۔ جو لی ہی پہ مجھکو دہر کے دیدے
دے جام مجھے لگا کے ٹھوکر ۔ لا مجھکو پلا دے پیالون دہو کر
آنکھون نہ نثار کر کے دیدے ۔ دو پیالون کو چار کر کے دیدے
یہ وہ کوئی دیکھے اور نہ ہم تم ۔ دے ازید ربہم سقاہم [۵۱]
لا فرض ادا سے امر ہو لے ۔ قرآن مین نص واشربو ہے [۵۲]
دے آنکھ فرشتون کی بچا کے ۔ للہ دے واسطے خدا کے
دشمن تو کہین محتسب نہ دیکھے ۔ یہ کیا ہے کہ محتسب دیکھے
ہان چشم قمر نہ دیکھنے پائے ۔ خورشید کی ہان نظر نہ لگ جائے
آہٹ گردون کی بھانپ کر دے ۔ لا چادر ابر ڈہانپ کر دے
ایسا نہو رعد غل مچا دے ۔ بجلی نہ لپک کے سر جھکا دے
دیکھ آنکھ بچا کے کر اشارے ۔ منہ تکتے ہین تیرا سب ستارے
ہان میری کبھی آنکھ دے بچا کے ۔ لا مجھسے بھی دے مجھے چھپا کے
بتجا بھی مجھے دیکھے ایسا انجان ۔ قلقل نہ صراحی کی سنے کان
ہان حلق سے ملے اوتر نہ جائے ۔ لذت نہ زبان پہ میری آئے
ساغر کہین لامسہ نہ چھو لے ۔ اور شامہ بھی کہین نہ بو لے
لا راہ نفخت [۵۳] سے پلا دے ۔ اوپر اوپر مزے اوڑا دے

موج چہارم منزل چہارم

ساقی دے مے خم خیالی ۔ در ساغر مرات مثالی
دے آب حیات بھر کے دیدے ۔ لا میری نجات بھر کے دیدے

[۵۱] سقاہم ربہم شرابا طہورا
[۵۲] کلوا واشربوا ولا تسرفوا ای لا تغفلوا عن ذکر اللہ ۱۲
[۵۳] فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی ۱۲

پیالے مین مے طہور بھر دے ۔ لا دیدۂ دل مین نور بھر دے
احببت کا عکس بھر کے لا دے ۔ لا ساغر احمدی پلا دے
اصحاب ہدا نے جو پیا ہے ۔ احباب خدا نے جو پیا ہے
ہے سورۂ دہر شان جسکی ۔ قرآن ہے سارا جان جسکی
لا دے درد شراب سادہ ۔ فاتبعونی کے خم کا بادہ
ساقی مے بزم صابرو دے ۔ تلخ آب سبو سے رابطو دے
ساقی مرے دل کو اب نہین چین ۔ لا شیشہ طاق قاب قوسین
دے برزخ عین کا نتیجہ ۔ مرج البحرین کا نتیجہ
دیدے وہ علی کا جام تسلیم ۔ از بادۂ سلسبیل و تسنیم
وہ جو پیا خواجہ حسن نے ۔ اوس عاشق خاص ذوالمنن نے
عبدالواحد نے جو پیا ہے ۔ وہ جسکو فضیل نے لیا ہے
وہ شاہ بلخ کو جو پلا دی ۔ جس نشہ مین سلطنت لٹا دی
جو پی گئے حضرت حذیفہ ۔ دیدے وہ مے ابی ہبیرہ
ہمشاد کا دے مجھے پیالہ ۔ دے بو اسحاق کا نوالہ
دے کاس مے ابی احمد ۔ دے جام کف ابی محمد
بو یوسف رکھتے تھے جو موجود ۔ وہ پی گئے جسکو خواجہ مودود
وہ حاجی شریف کی جو تھی جان ۔ وہ پی گئے جسکو خواجہ عثمان
دیدے مجھے ساغر بہشتی ۔ از خم مے معین چشتی
دے ساغر بختیار کاکی ۔ جس نشہ مین اوسنے جان فدا کی
وہ دے جو فرید نے پیا ہے ۔ جو شیخ نظام کو دیا ہے
جو پی کے چراغ دہلوی نے ۔ آئینے بنا دئے ہین سینے
جو شیخ کمال کی غذا تھی ۔ جو شیخ سراج کی دعا تھی
وہ علم الحق سے جس سے مسعود ۔ وہ پیتے تھے جسکو شیخ محمود
وہ شیخ جمال نے جو پی کے ۔ کیا کیا نہ دہن سے لال اوگلے
وہ پیتے تھے جو حسن محمد ۔ مسرور تھے جس سے شیخ احمد

ساقی ترا فضل کیا ہے تھوڑا ۔ جسکو پکڑا پلا کے چھوڑا

اک خلق کو مفت ابھی پلائے ۔ کچھ بات نہین جو دلمین آئے

گر فضل و کرم ہو تیرا شامل ۔ ابلیس ہے من یشا مین داخل

پھر مین تو لگا ہون دم قدم سے ۔ مایوس ہون کیون ترے کرم سے

موج پنجم تنزل پنجم

ساقی دل مین سرور بھر دے ۔ لا تن مین بھی میرے نور بھر دے

مجھکو پلا دے پیٹ بھر کے ۔ یہ وہ نہین بے پیئے جو سر کے

دے حد بشر سے جو گذر جائے ۔ ہان دم خر بجائے دل اوتر جائے

ہو جاون خودی سے اپنی باہر ۔ کچھہ مجھکو نہ سوجھے پانون اور سر

گر ساختگی سے بھی محل جاون ۔ اپنے بھی تو ہاتھ سے نکل جاون

سب تن ہر ا بادہ ہو گئے بجائے ۔ تو مجھکو سنبھالتا ہی رہجائے

یون نشہ مین میرے ہوش اوڑائے ۔ سنبھلون نہ فرشتون کے سنبھالے

وہ مئے اگر وہ لب تلک آئے ۔ مین تجھکو گرون تو مجھہ پہ گر جائے

وہ پیتے ہی جسکے دم نکل جائے ۔ وہ مئے کہ تو خود پلا کے پچھتائے

نظرون مین یہ ہو نشے کا سامان ۔ میخانہ ہو سارا ہو کا میدان

کچھہ بھی نہ رہے نظر مین باقی ۔ نے جام نہ مے نہ مین نہ ساقی

تہدید و تنبیہ بہ نفس خود کہ بطلب ہمچو بادۂ صافی مبادرت مکن نہ روی نیست برداشت کشمکش امواج اینچنین مَی پی کدرِ نہ ظرف تو

اے دل یہ تری طلب تو ہے کون ۔ یہ مونہہ ترا کیا سبب ہے کون

اس مے کا تو نام لے ترا منہ ۔ دیکھون تو دکھا مجھے ذرا منہ

کس منہ سے یہ باتین کر رہا ہے ۔ کس بود پہ تو بکھر رہا ہے

کیا منہ ترا پھر تو بول دیکھون ۔ ہان پھر کبھی لب تو کھول دیکھون

بیہودہ نہ بک جو پھر سنونگا ۔ منہ چیر کے جیب کاٹ لونگا

ہاں فضل سے رکھ امید ہر دم | جو تجھکو ملا وہ کیا ہے کچھ کم
جو پیر نے تیرے تجھکو بخشا | اک قطرہ بھی گیا وہ کچھ ہے تھوڑا
جسمین ترا ظرف ابل گیا ہے | اک بوند ہی مین تو چل گیا ہے
اوقات سے یہ بھی ہے زیادہ | کیون تیرا یہ ظرف اور بادہ
ہان مور کو کردے وہ سلیمان | کچھ کم نہین اوسکا فضل و احسان
ورنہ وہ شراب کسکا منہ ہے | وہ آتشین آب کسکا منہ ہے
پانی کو جو آگ سے جلا دے | لوہے کو وہ موم سا گلا دے
وہ بادہ کہ جوش مین جو آئے | افلاک کی دھجیان اوڑائے
چھو لے بھی وہ گر تو ابر تر سے | بجلی کی طرح سے آگ برسے
اس سطح زمین کی دھول اوڑا دے | اک چٹکی مین عرض و طول اوڑا دے
انسان ہی کا دل تھا کچھ قیامت | جو سینے مین رکھا یہ امانت
اس مے کو جو لوگ اوڑا رہے ہین | لوہے کے چنے چبا رہے ہین
وہ پیتا ہے جان سے ہو جو بے آس | اس بادہ کا نشہ ستیاناس
مردون کو یہ مے مزا چکھائے | نامردون کو دور سے ڈرائے
ہان بلے پیئے ٹیڑھی کھیر ہے یہ | پیجائے گر تو شیر[1] ہے یہ
خم اسکا ہر اک یہ ہے کشادہ | ہے وسعت رحمتی[2] بھر بادہ
پینے سے ڈرو تو تن بھگو جائے | پچاؤ تو ماں کا دودھ ہو جائے
منکر کے لئے دلیل ہے یہ[3] | وہ چشمۂ سلسبیل[4] ہے یہ
ہر لب پہ ہے نام اوسکا جاری | ہر دل مین ہے کام اوسکا جاری
کیا بکتا ہے غلو یا سنبھل جاے | منہ دیکھ کہین زبان نہ چل جاے

تمہید داستان

گو میری نہ تھی یہ قابلیت | یہ بادہ جو ہوئے مجھے عنایت
اور ظرف مرا بہت ہی کم تھا | ہان پیر مغان کا کچھ کرم تھا
جو جو کہ تھے میکدے مین سائل | ہر اک کی طرف ہوا وہ مائل

[1] وابھذا من لبن لم یتغیر طعمہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعض قصۃ المعراج رفع لی البیت المعمور ثم اوتیت باناء من خمر وانا من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ہی الفطرۃ انت علیہا وامتک

[2] قال عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیٔ ۱۲

[3] ان ہذا لہو حق الیقین ۱۲

[4] عینا فیہا تسمی سلسبیلا ۱۲

سب مانگ رہے تھے ہاتھ اوٹھا کے   اور سجدے مین تھا مین سر جھکا کے

وان سب کی تھی قیل وقال جاری   یان جبین زبان حال جاری تھی تجلی

تھے رعب سے بندیان لب قال   خسرو کی غزل تھی روحی صورت حال

غزل خسرو علیه الرحمة

حیران شده ام در آرزو یت   ای چشم جہانیان بسویت

مائیم و تحیر و خموشی   آفاق ہمه بگفتگو یت

خاک تن من سرشته خونست   درخور نشد آب این سبویت

پرسی که چگونه ز من دور   دور از تو چه پرسم چھوٹی مویت

خسرو بکمند تو اسیر است   بیچاره کجا رود نگوییت

کچھ فضل نے پھر تو جوش کھایا   دست رحمت ادہر بڑہایا

گو تھا بزمین فتاده سفلی   کھینچا مجھے یون لبسوے علوی

پیالا و صراحی اور شیشا   اک طاق په سب اوٹھا کے رکھا

اور سجدے سے میرا سر اوٹھا کے   سینه مرا زیر پا دبا کے

اول مرے دست و پا کو باندہا   پھر مجھکو اوٹھا یا سر سے اونچا

فرمایا که ہان لے آنکھین اب کھول   جو دیکھے اشارہ لیے جھکو بول

جب کھولنے لگے آنکھین سے مینے دیکھا   کچھ اور ہی کچھ تو تجھکو سوجھا

دیکھا مینے تو ایک دریا   اٹھے آپ ہی آپ لہرین لیتا

ہین مچھلیان اوسمین فوجین فوجین   اک دم مین ہین اوٹھتی لاکھون موجین

فوارے خود بخود ہین سے چھٹتے   بیچ مین حباب اوسمین اوٹھتے

نہرین وان سے اوبل رہی ہین   اور چادرین لاکھون چل رہی ہین

ہین کشتیان بے شمار اوسمین   ہین لولوے آبدار اوسمین

اور ایک نیا تماشا دیکھا   پانی مین غبار اوٹھ رہا تھا

جب دیکھا یہ مینے اتنا سامان   یہ جوشش و تلاطم و یہ طوفان

بیساخته میرے منه سے نکلا   دریا دریا جناب دریا سلسله

فرمایا کہ بحر نور ہے یہ — طوفان سے طہور[لہ] کے یہ
یہ کہتے ہی پھر اوٹھا کے پھینکا — اور گرتے ہی سینے کھایا غوطا
اک غوطے مین ہوگیا یہ سامان — تھے عقل و حواس ہوش پران
اکبار تو دم نکل گیا تھا — سارا نقشا بدل گیا تھا
تھا جسم مین دل نہ دم مین تھی جان — نے کفر نہ دین تھا نہ ایمان
جب ڈوبکے میرا جسم نکلا — کچھ سانس سا سینے تن مین پایا
سوچا تو نہ مین تھا اپنے تن مین — اور دیکھا تو مین ہی تھا بدن مین
اولٹا اک نشہ چڑھ گیا تھا — گھٹتا تھا مین کہ بڑھ گیا تھا
سب عقل و خرد ہوا ہوی تھی — اور فہم کی دھجیان اوڑی تھی
دل جسم مین جسم محو دل مین — جان نام کو قید آب و گل مین
ناگاہ صدائے ہاتف غیب — آنے لگی سترِ جان مین ریب
جب جان ہوی سوئے غیب راغب — تھا جان سے کوئی یون مخاطب
اے جان نکل اب اس آب و گل سے — اس قصے کو سن لے گوش دل سے
گو قصہ ہے پر نہین یہ قصہ — گر فہم ہے لیلے اپنا حصہ
یہ قصہ جو ہے پیام عبرت — نام اسکا ہوا حسام عبرت

آغاز قصہ معاملات خلیل خان و دلیل خان با فاختہ در بیابان در غلبۂ فاقہ و کیفیت تدبیر گرفتاری با فاختہ

سنئے کہین کوئی اک جوان تھا — نام اوسکا وہان خلیل خان تھا
تھا عاقل و وضعدار و ذی ہوش — خوش صورت و نیک خلق و خوش پوش
جواد و شجاع و با مروت — ملتشرع و صاحب حقیقت
عابد عالم محب بہ دین — عارف عاشق ز اہل تمکین
وہ مثل خلیل مہربان تھا — اک عالم اوسکا میہمان تھا
بس حلم مین تھا فرید فردا — مصداق[سہ] بہ نار کونی برداً
سسرال مین اپنی وہ کرمزا — رہتا تھا بطور خانہ داماد
ناسوت

لہ وسقاہم ربہم شرابا طہورا ۱۲
سہ قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراہیم ۱۲

تھی بی بی سے اپنی اوسکو الفت — رو کی ہوی تھی اوسے محبت

رہتا تھا وہ بی بی کے وطن مین — جون روح مقیدی سے تن مین

خدمت مین میان کی تھی خاتون — شیوائی سے جیسے ولیہ مفتون

ہر دم تھا وہ اپنی جا لسے آزاد — جون جوہر فرد و فرد افراد

ہر چند کہ تھوڑے سے خانہ آباد — سب ننگ و حیا سے اوسکی برباد

وہ چھاتی پہ مونگ کو دلے ہے — پر جورو کی جوتی کی تلے ہے

مشہور مثل یہ ہے جہانمین — اور آیا ہے اکثر امتحان مین

ہے بہن کے گھر مین بھائی کتا — اوسسرے کے گھر جنوائی کتا

پر ایسی سعیدہ تھی وہ بی بی — ہر امر مین تھی مطیع اوسکی

تھا اہل و عیال سے وہ خرسند — تھے بیٹیان پانچ پانچ فرزند

افتاد زمانہ کچھ پڑی آہ — افلاس مین آگیا وہ ناگاہ

اور یہ بھی ہے تجربہ مین آیا — ہے حد سے زیادہ جود بیجا

گر حد سے زیادہ ہوئے اکرام — افلاس ہے اوسکا سب انجام

اور جسکو دلیل کچھ طلب ہو — پڑھ لے ان المبذرین کو

شیطان کا مطیع جو بنیگا — افلاس مین غالب پڑیگا

اے یار مبذرین کو قرآن — کہتا ہے برادران شیطان

گر چاہئے اسکی تمہ تصریح — قرآن مین ہے سب اسکی تشریح

وہ فقر سے کالا منہ کرے ہے — افلاس مین آدمی مرے ہے

اس قول کو دیکھ گر ہین عینین — ہے فقر سواد وجہ دارین

قصہ رفتن خلیل خان بصحرا در شدت فاقہ جہت تلاش رزق

سن ذکر خلیل خان والا — اب کہتا ہے یون وہ کہنے والا

جب ہوگئی اوسکی زار حالت — اور فاقہ کشی کی پہونچی نوبت

تھا تیسرا فاقہ اوسکو ایکروز — کام آیا نہ اوسکے کوئی دلسوز

کچھ دلمین یہ بیٹھے بیٹھے آیا — جنگل کیطرف کو منہ بڑھایا

کہنے لگا بی بی سے کہ بی بی / بچون کو لے ساتھ اور تو بھی
چل دشت مین کوئی حیلہ کرلین / کچھ پیٹ مین خاک دھول بھرلین
بی بی تھی مطیع حکم شوہر / جنگل کو چلے وہ دونون مضطر
اسباب نہ اونکے پاس کچھ تھا / تھا ایک جلا ہوا سا چولھا
وہ چولھا تھا سوختگی مین فایق / چون قلب صنوبری عاشق
ایک تکیہ تھا عیش کا سہارا / مضغہ سا نکما ہیچ کارا
اک صحن مین گر رہی تھی اوکھل / محکم تھی بہ فرط ضرب موسل
سر دم زد و کوب تھی جو معقول / غبارہ بنی یہ اوڑ گئی دھول
گو کوٹنے کو نہ کچھ تھا گھر مین / بچون کی دھما دھمی تھی سر مین
فاقون مین اگرچہ جل رہے تھے / اس کھیل مین سب بہل رہے تھے
اک مٹی کی ہنڈیا رہگئی تھی / چلنی سی پرانی کالی کالی
سوراخ تھے سات اوسمین ستلے / اور رستی تھی آٹھوین جگہ سے
ہمرنگی سے گول مول خوشتر / سالک کا ہو جون دل مدور
اک چکی پرانی سی پڑی تھی / جو پیستے پیستے گھسی تھی
ہان نیچے کا پاٹ کچھ اگر تھا / اوپر کا خدا کے نام پر تھا
پتھر وہ ہوا تھا گھس کے ہلکا / دکھلاتا تھا روئی کا سا گالا
عبرت تھا وہ سر اور چہرا / جیسے وہی تمشرہ مرا
اور ایک تھا دقیانوسی چرخا / خرمال نہ اوسمین کچھ تھا
ہان تکلیان تھی رہگئی چند / برگ گل نیلوفر کے مانند
اوس بی بی کو کچھ خیال آیا / وہ چولھا بغل مین لے دبایا
اور ہنڈیا کو سر پہ اولٹی رکھلی / شوہر کے وہ ساتھ گھر سے نکلی
اوکھل چکی کو گھر مین چھوڑا / چرخے کیطرف نہ ہاتھ موڑا
ہان تکیہ تو اوسے کرلیا ہاتھ / تھا حیلۂ عیش جسم کے ساتھ
تھی آدھی رات دشت سنسان / وان ایک کو ایک کی نہ پہچان
اور غلبۂ نوم سے وہ تھی سست / تھا ہر اک نیم خواب مین مست

ملے ذرتسا الجلال
تجبہا عاصۂ وہی
مر السحاب ۱۲

نیچے بھی دسون تھے آگے پیچھے ‏ طے کرتے چلے وہ اونچے سے نیچے
مانند جو اس عشرہ آن ‏ یہ نیچے تھے والدین کی جان
بی بی پیچھے تھی آگے مالک ‏ جون سوے قدم عروج سالک
تھا پیش نظر جمال شوہر ‏ پھر کیا اوسے داہنین بائین کا ڈر
شوہر پہ نظر تھی بے کم و کاست ‏ نہ مالی بجالی از چپ و راست

قصہ رسیدن خلیل خان معہ زوجہ و اطفال در بیابان زیر درخت سرو کہ بقربش نہرے جاری بود و انتظام وصول طعمہ دران جا بطور خود باتفاق و ہمت کامل

جنگل مین وہ چلتے چلتے ‏ اک پیڑ کے نیچے جا کے ٹھہرے
گہرے سے وا تک وہ تھے یہ مبہوت ‏ ناسوت سے جیسے سیر ملکوت
وہ پیڑ تھا سرو نو رسیدہ ‏ مثل قد مہوشان کشیدہ
گر دیکھے کلیم اوسکا جوبن ‏ کہدے اوسے نخل دشت ایمن
بولے اگر اوسکو دیکھے تارک ‏ زیتون کا شجرۂ مبارک
یا طوبے سے نسبت اوسکو دیجے ‏ یا سدرہ کا نام اوسپہ لیجے
بیخش بزمین و ظل بر چرخ ‏ اصلش ثابت و فرع در چرخ
وہ سرو زمین مین گو گڑا تھا ‏ افلاک پہ سایہ جا پڑا تھا
اوس سرو کے نیچے اپنے خوش آئین ‏ اک نہر تھی جاری صاف شیرین
اوس دشت مین نہر تھی وہ یکسر ‏ جون خلد مین سلسبیل و کوثر
کہدین جو مبصر اوسکو تسنیم ‏ اہل نظر اوسکو کرلین تسلیم
یا مانگ حسین اوسکو گنتے ‏ یا خط جبین اوسکو سمجھتے
تہ نہر وہ مچھلیون سے تھی پر ‏ سیپ اوسمین صدف تھے پر در
ہر دم اوسے جوش تھا جو ہوتا ‏ ہوتے تھے حباب لاکھون پیدا
موجین لیے کے تھی وہ بہتی ‏ لہرین تھی اوسمین اوٹھتی رہتی

اوس نہر کا صاف تھا یہ پانی
وان بیٹھ کے اوس خلیل خان نے
چولھے کو لگا دے ایک جا پر
کر حق پہ توکل اور سنبھل جا
وہ بی بی اوٹھی مطابق امر
اور لیکے وہ پانچون بیٹیون کو
اک بیٹی سے یون کہا کہ اچھی
لے آئی وہ مٹی ہو کے خورسند
مٹی تھی وہ مانے حبیب ہمدم
فی الفور وہ مٹی لیکے آئی
پھر دوسری بیٹی کو بلایا
چولھے کو سنواری وہ بصد شوق
اور تیسری منتظر ہی تھی وان
وہ نہر سے جاکے لائی پانی
ساتون سوراخ بند کرتے
پر سوجھا نہ آٹھوان وہ روزن
وہ بند نہو سکا کسی سے
اس رخنے کا انتظام چھوڑ دو
رستا وہ اگرچہ تا سحر تھا
تھا ہنڈیا مین پانی آب گلین
پھر چوتھی چلی وہ نیک سیرت
وہ آگ کہین سے جاکے لائی
چولھے مین وہ خود بخود جو دہکی
پھر پانچوین بیٹی آکے بے لاگ
بھڑکانے لگی وہ آگ دمدم

جیسے کہ ہو آب زندگانی
بی بی سے کہا میں آزمانے
اور ہنڈیا مین تھوڑا پانی رکھکر
ہنڈیا کے تلے تو آگ سلگا
مامور ہوی بہ لایق امر
ہر کام پہ بیٹھی مستعد ہو
لے آ تو کہین سے تھوڑی مٹی
جھٹ ڈھونڈ کے لامسہ کی مانند
چکنی سی بمثل خاک آدم
اوس بی بی کے آگے لاکے رکھدی
اوس چولھے کو اوسنے آ جمایا
تھا جو اسے اوس کمال مین ذوق
چون گوش خیال روزہ داران
کیا پانی کہ آب[1] زندگانی
رکھا ہنڈیا مین پانی بھر کے
شب کو مانند چشم سوزن
بولی بے اختیار ہو کے
حتی یلج الجمل[2] سمجھ لو
لیکن اوس سے نہ کچھ ضرر تھا
یا جیسے یقین ہوئے دل مین
جون دیدۂ صاحب بصیرت
چولھے مین وہ آگ لاکے رکھدی
اک آتش عشق شعلہ زن تھی
سلگانے لگی وہ چولھے مین آگ
تھا پاس انفاس کا سا عالم

[1] و جعلنا من الماء کل شیئ حی ۱۲
[2] ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ۱۲

چوتھے مین وہ آگ ایسی دہکی — بو جیسے بہوشامہ مین مہکی
جب پانچوین سے کی ادا یہ خدمت — بی بی کو بہی ہی نصیب راحت
بی بی کا جما جو کار رحانہ — سنبھلا وہ خلیل خان سیانا
بیٹون کو بلا کے بولا آؤ — تم پانچون بھی پانچ کام کر لو
اک تم مین شکار کو چلا جائے — لے ماہی و طیر مار کر لائے
وہ چلدیا جانکر ضرورت — اک سمت کو واہمہ کی صورت
اور دوسرے سے کہا کہ بیٹا — تو لکڑیان جنگلے جلد سے لے آ
خوب اوسنے بغور دوربینی — کی دشت مین جا کے ہیمہ چینی
یون لکڑیان جنگلے کی بغل پر — جسطرح خیال مین تصور
اور تیسرے سے کہا بہ الطاف — تو بیٹھنے کی جگہ کو کر صاف
وان جہاڑ کے جائے اوسنے یکسر — یکسان کی ہر طرف برابر
ہر سمت اوسدم تصور اوسکا — ہم رتبہ حس مشترک تھا
پھر چوتھے سے یون کہا کہ جا لی — تو بیٹھ کے پے نگاہ بانی
وان چشم حفاظت اوسنے کی باز — وہ حافظہ مین بہت تھا ممتاز
رو کر دہ بامر جبر تعمیل — تھا پانچوان بھی براہ تعجیل
وہ لڑکا بھی باہزار قدغن — متصرفہ بنگیا ہمہ تن
یعنی جو پدر کہے زبان سے — لون حوت کو جبر آسمان سے

تماشا کردن فاختہ معائنہ خلیل خان و سوال و جواب فاختہ و خلیل خان و رفتن پسر خلیل خان بجانب فاختہ برای گرفتار کردن آن و سوال و جواب آن ہر دو

اب سنئے کہ ایک فاختہ تھا — اوس سرو پہ آشیان تھا اوسکا
وہ مرغ تھا مثل عقل کل تیز — بنجاتا تھا وقت نطق گلریز
وہ فاختہ اوسکا سارا جھگڑا — اک شاخ پہ بیٹھا دیکھتا تھا

جب دیکھا یہ اک نیا تماشا
اے لوگو کہو تو کچھ زبان سے
سامان ہے گھوڑا ہے نہ ٹٹو
گٹھری ہے نہ بسترا نہ کملی
دامن گر ایک کا پھٹا ہے
اور سر پہ گر ایک کے ہے پگڑی
پاجامہ جو بی بی کا زدا گو ہے
اور لڑکیون کا نہین کھلون کیا عیب
گر اور ہی کا پتا کہین ہے
تم لوگون سے کون گانون اجاڑے
ہان چولھے پہ اک چڑھا ہے ہانڈا
ہنڈیا مین فقط بھرا ہے پانی
اور چولھے مین آگ جل رہی ہے
ترکاری نہ ساگ ہے نہ بھاجی
چاولون مین نہ ستو ہے نہ آٹا
کچھ کتنے یہ کیا پکار ہے ہو
کیا کرتی ہو آگ کیون جلائی
یان سنئے کہ وہ سنگاری لڑکا
سامان یہ سب تھا ساتھ اوسکے
مایوس تھے سارے سمجھکے بیٹھے
تھا پاس مین بگڑا اوسکا نقشا
بس سنتے ہی یہ خلیل خان سے
اور یہ کہا پوچھتا ہے تو کیا
ہے بی بی کا نام میری الفت
اور پانچون کے نام مختلف ہین

گھبرا کے وہ فاختہ یہ بولا
تم کون ہو آئے ہو کہان سے
دیکھی نہین ایسی مین نکھٹو
ہتیار نہ لاٹھی ہے نہ جوتی
جولا اک کا مسک گیا ہے
تو دوسرے کو نہین ہے ٹوپی
تہمند میان کا کھل گیا ہے
گر پا ہے پھٹا تو اور ہی غیب
ستی کا ٹھکانا وان نہین ہے
جو دیکھے ہین یہ برتنے دہلے
باقی برتن ہے اور نہ تھا ہنڈا
بھرا اوسپہ نکمی جان فشانی
خالی ہے ہنڈیا ابل رہی ہے
ہے گوشت نہ دال یہ بھی کیا جی
ہان روٹیون کا بھی تو ہے گھاٹا
یا خالی دہوین اوڑا رہے ہو
بے فائدہ دہوم کیون مچائی
جھک مارکے خالی ہاتھ پلٹا
کچھ بھی نہ آیا ہاتھ اوسکے
ایک ایک کے منہ کو دیکھتی تھے
اور فاختہ سر پہ آکے بولا
دیکھا سر اوٹھاکے اوس جوان نے
سن نام خلیل خان ہے میرا
یہ بی بی ہے نام یہ محبت
جسطرح حروف سب الف ہین

مسکن سے ہم آئے ہو کے نافر ۔ سالک مین غریب ہین مسافر
گھر سے نکلے ہین ہو کے بیکس ۔ جون بوے گل اب ہونگی واپس
منحوس وہ گھر تھا چھوڑ آئے ۔ اس دشت مین بال بچے لائے
کچھہ ہاتھ مین مال ہان جو لائین ۔ اوس گھر کو گرا کے پھر بنائین
پھر عیب جو اوسمین تھا نہین ہے ۔ پھر ہم گھر کے ہمارا گھر ہے
جب توڑ کے گھر نیا کرینگے ۔ پھر ہم بھی تو وہ نہین رہینگے
اب سن اے فاختہ خبردار ۔ ہو جا تو اپنی جا پہ ہشیار
یہ چوطھا یہ آگ اور یہہ پانی ۔ یہ ہنڈیا یہ ساری جانفشانی
سب جھگڑا یہ تیرے واسطے ہی ۔ سب دہندا یہ تیرے واسطے ہے
ہے سچ تو یہ تجھکو اب تو دیکھا ۔ گھر بیٹھے شکار حق نے بھیجا
پکڑینگے تجھے پکائین گے ہم۔ ۔ اب کھائینگے تجھکو کھائینگے ہم
یہ کہکے کیا جو کچھہ اشارا۔ ۔ وہ پانچوان لڑکا منتظر تھا
فی الفور اوٹھا اودہر کو لپکا ۔ جیسے متصرفہ کا جھپکا۔
جس ڈالی پہ فاختہ تھا بیٹھا ۔ اک ڈھیلا اوٹھا ادہر وہ دوڑا
وہ ڈھیلا بھی گیا کہون مین جانی ۔ خطرہ رحمانی کی نشانی
گر چرخ مین جا لگے ہلا دے ۔ اور کوہ کو خاک مین ملادے
تب فاختہ بولا وا لو یہ کیا ۔ میری ہی گریز مین ہے غلا
لو چھیڑ لگی میری تو پہلے مین ۔ میری ہی بلا پڑی سگلے مین
این بود مثال در شنیدن ۔ دل دادن و در دسر خریدن
کیا چھیڑ کے دھوکا دینے کھایا ۔ اب میرے بھی تجربہ مین آیا
گھبرا اٹھے پھر تو فاختہ نے ۔ اوس طایر ہوش باختہ نے
کو کو کی جگہ کہا کہ این این ۔ دیدہ بکشاد باش فرصے مین
کیون میری طرف کیا ارادہ ۔ اسچ سمجھے کہ ہے یہ کیا ارادہ۔
بولا وہ تو ہے شکار میرا ۔ اب تجھکو نہ چھوڑونگا سنبھلیا
پکڑونگا جہان لگا مرے ہاتھ ۔ جس جا تو چلا مین ہون تجھکے ساتھ

مین پیچھے تو آگے آگے میرے　　سایے کیطرح ہون ساتھ تیرے

مر جاؤن و یا جیون بلا سے　　چھوڑونگا نہ تجھکو یہ سمجھ لے

چھوڑیگا کبھی نہ تیرا پیچھا　　تو شخص تو عکس ہو ہمین تیرا

اب آگے نہ کر تو مجھسے حجت　　ہے میری یہ کسر آدمیت (یعنے کسر نفسی)

ورنہ تجھے یہ بھی کچھ خبر ہے　　انسان ہون مین اور تو جانور ہے

وہ شخص ہون مین کہ تو تو کیا ہے　　عالم مرے عکس سے بھرا ہے

انسان سے ہے ظہور ذاتی[۱]　　سب خلق سے مظہر صفاتی

تو جان ہے مین ہون جان کی جان　　ہے علم آدم[۲] اک مری شان

تو ہے الروح امر ربی[۳]　　اور مین ہون نفخت فیہ روحی[۴]

تو تحت کن[۵] آ گیا ہے سمجھا　　اور مین ہون خلقت بیدی[۶]

تو سیر کرے مین طیر کر جاؤن　　تو اوڑ چلے مین یہین ابھر جاؤن

جس چرخ پہ مارتا ہے تو پر　　ہم اوسکو اوتار لین زمین پر

تو سدرہ و طوبے آشیان ہے　　یارون کا مکان لامکان ہے

اوڑنے پہ نہ اپنے ہو تو نازان　　پر باز تو ہم مین دیدہ بازان

تو جاے زمین سے آسمان مین　　ہم جائین فلک سے لامکانین

گو میرا زمین پہ مکان ہے　　پر عرش برین پہ آشیان ہے

اک چرخ مین گھومتا ہے تو پر　　نہ چرخ ہین سب ہمارے اندر

صغرا سب خلق کا سمجھے جان　　اکبر ہین خلق ناس[۷] کو یان

ہم چڑھکے فلک پہ برق ہو جائین　　اوترین تو زمین مین غرق ہو جائین[۸]

عالم پہ کرین جو خود کو اظہار　　ہم جو فلک مین ہون شرر بار

ہم دخل جو بحر جان مین پائین　　قطرے کیطرح سے پھیل جائین

چھٹتے نہین جسکے پیچھے چمٹین　　بکھرین تو فرشتون سے نہ سمٹین

مٹی کو بہاکے پانی کر دین　　اور پانی کو دھول دھانی کر دین

ہم خاک مین باد کو ملادین　　اور آگ سے ہم دھوئین اوڑادین

گر طول مین پھیلتے مین ترے پر　　یان عرض اور طول ہے برابر

---

[۱] انی جاعل فی الارض خلیفۃ ۱۲ الشیخ الخلیفۃ لیستخلفنہم ۱۲ ایضا — اولا یذکر الانسان انا خلقناہ من قبل ولم یک شیئا ۱۲ ایضا — ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا ۱۲

[۲] وعلم آدم الاسماء کلہا ۱۲

[۳] قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ۱۲

[۴] ونفخت فیہ من روحی ۱۲

[۵] اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۱۲

[۶] قال ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالین ۱۲

[۷] لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۱۲

[۸] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین

گر ہاتھ نہین سے ہم بڑہائین
تابع ہے ہمارے سارا عالم
گر عرش پہ بھی تو جاے اوڑ کر
موہین ہے یہان تشکل آب و گل ہے
داخل ہے نباتمین جمادی
حیوان انسان مین مندرج ہے
جا ہے تو سند اگر میری جان
کیا کہیے بہت ہی دور ہین ہم
تو جزو ہے جسکا مین وہ کل ہون
اب رہنے دے گو کہ ہم نہین ہین
پکڑین تجھے خود نہ ہاتھ آئین
اوڑ تو سہی چلتا ہے کہانتک
جب فاختہ نے سنی یہ تقریر
آیا یہی دل مین اوسکے ہر بار
ہے ان مین جو اتفاق باہم
وہ دل ہین جو اک پہاڑ اوکھاڑین
لازم نہین ان سے اب جھگڑنا
بیشک نہ مین ان سے بچ سکونگا
گردون کو ہوا پہ اوڑا دین
یہ چرخ کو خاک پر پٹک دین
خورشید کو روک دین نظر سے
یہ برق پہ داغ لوٹ دیبر دین
بے پر یہ جدہر کو چاہین اوڑ جائین
کچھ آئین نہ جائین اور نہ ٹہرین
ان مین سے گر ایک بھی مچل جائے

گردون سے تجھے پکڑ کے لائین
ہان تسخیر بالکل ہے محکم
جا سکتا نہین تو حکم سے باہر
اور عرش انہین مواسو نہاد ہے
حیوان مین نبات پھر ہے عادی
انسان رحمان مین مندرج ہے
خلق آدم بشکل رحمان
واللہ خدا کے نور ہین ہم
تو برگ ہے جسکا مین وہ گل ہون
تو کون ہے تو بھی تو ہمین ہین
ہم دم مین جہان مین پہیل جائین
چھوڑ دینگا تجھے نہ لامکان تک
کی دل مین ہزار طرح تدبیر
ان لوگون سے کیجیے نہ تکرار
چھٹتے نہین انکے ہاتھ سے ہم
کیا بارہ نہ ایک جھاڑ اوکھاڑین
اک چڑیا کا کیا بڑا اکڑنا
گر قاف مین جا کے بھی چھپونگا
عنقا کا پتا ابھی لگا دین
اور گرد زمین کی جھٹک دین
دین داغ مثال رخ قمر سے
دم رعد کا دم مین بند کر دین
یہ عرش پہ جائین اور چلے آئین
ہین اپنے مین آپ لیتے لہرین
کونین کو سانس مین نگل جائے

یہ سنبھلین تو آسمان مین پہونچین
گر چاہین تو یہ لامکان مین پہونچین

پھر کہنے یہ کس کے قالب مین آئین
یہ لوگ خدا سے بھی نہ ترسا نشین

آنکھ ان سے وہ کون ہے ملا لے
یہ لوگ خدا ہی کے حوالے

ناسوت کو یہ بنا دین ملکوت
ملکوت کدھر کا بلکہ جبروت

اسما کو صفات کر دکھائین
وحدت مین یہ کثرتین کو لائین

گر ہے یہی اتفاق اسکا
پہچانین گے دم مین حقیقت دنیا

یہ سب ہین خلیل خان یہ جانباز
ہے ان سے خلیل خان مرا اقرار

جو ٹھانین گے دلمین یہ کرینگے
یہ موت سے آگے جا مرینگے

تب فاختہ ہو کے سیر جان سے
یون کہنے لگا خلیل خان سے

تدبیر مین تجھکو اک بتاؤن
گر جان کی تجھسے امان پاؤن

تب سنکے خلیل خان یہ بولا
چھوڑا اسنے تجھے سمجھ کیا ہے بتلا

گر اسمین ہے کچھ فتوح میرا
تو پھر تو ہے مرغ روح میرا

او سبات مین گر مرا بھلا ہے
تو ہادی ہے راہبر مرا ہے

نشان دادن فاختہ خلیل خان را بسوی خزانۂ غیب در بیخ سرو

جب فاختہ کو ہوی یہ تسکین
بولا وہ بصد ہزار تمکین

اس سرو کی جڑ مین ہے خزانہ
تم کھود لو اور ہو روانہ

اک شہ نے امانتاً دھرا ہے
جڑ کھود کے پیڑ مین بھرا ہے

اسکو تو ابھی تو آزما لے
اور زیست کا فائدہ اوٹھا لے

بیان کردن فاختہ یک معایش خلیل خان برای تفکر و تدبیر دران

پھر تجھسے کہ سمجھ نہ تو بکتا
اک اور سمجھاتا ہون معما

سن دیکھ ادہر مین کہتا ہون کیا
سیدہا کوئی سرو کوئی اوٹا

قایم ہے کوئی تو سرو دیکھا
اور سرو دان ہے کوئی بیٹھا

کہتا ہون اشارتاً مین تجھسے
اب جڑ کو ہر اک کی تو سمجھ لے

جب بھید کو سمجھا تو بلا ریب — تو ڈھونڈ وہان خزانہ غیب
رکھ دل مین تو عشق و قناعت — کر جان مین یقین با امانت
اس سر جو تہ پائے تو خزانہ — تو پاتا ہے میری سب بہانہ
ملتا اوسکا تو عدل پر ہے — کیفیت اوٹھانا فضل پر ہے
یا بخت کو خزانچی بنائے — یا ملک تصرفی مین آئے
مشہور ہے شکر گو کو ہے نفع اوسکا — دیکھا کر و نہ بیٹھا بیٹھا
پر دیکھنے مین بھی ہے بڑا فرق — اک بیذوق ایک ذوق مین غرق
اب اسپہ مثال ایک سن لے — ان باتون سے مطلب اپنا چن لے

تمثیل بواقعہ

لیلے کو قیس نے بھی دیکھا — اور ناقہ نے بھی کیا نظارا
یوسف کو برادرون نے دیکھا — پھر چاہ بلا مین اوسکو ڈالا
مالک نے نکالا پھر وہان سے — یا بشریٰ بھی کہا زبان سے
کنعان سے وہ مصر تک بھی لایا — ہمراہی کا فیض بھی اوٹھایا
ہر طرح سے خوب دیکھا بھالا — پھر مصر مین لا کے بیچ ڈالا
پھر اوسکا عزیز بھی تھا مفتون — اور بازغہ بھی تھی اوس سے ممنون
تھا اوسکو زلیخا نے لیا مول — اور گرہ سے نقد جان دیا کھول
یوسف کو غرض تھا سب نے دیکھا — یعقوب سے لیکے تا نحیفا
اے یار سمجھ جو کچھ خبر ہے — ہر دید مین فرق کسقدر ہے
تر جو کہ تھا دیکھا اور تھا وہ — جو خشک تھا دیکھتا رہا وہ
یون دیکھا تو رویت البصر ہے — لذت ہو تو صاحب نظر ہے
لذت ہے تصرفی کو حاصل — عارف ہے وہی وہی ہے واصل
ہان تو بھی خزانہ جبکہ پائے — قبضے مین پھر اپنے اوسکو لائے
وہ جود و کرم تجھے خدا دے — پہنچا ہے یہ ہاتھ تو اوٹھا دے
اور دوسری یہ بھی سن لے تقریر — کر صفحہ دل پہ اپنے تحریر

اک یہ بھی خزانہ کا اثر ہے ۔ ہے برگ و بر و بے ثمر ہے
ہے قامت مین وہ خوب و زیبا ۔ اور سارے درختون سے ہے سیدھا
پھیلاو ابھی کچھ نہین ہے اوسکا ۔ ہے سایہ بھی اوسکا مختصر سا
لکڑی بھی ہے اوسکی ایسی بیکار ۔ ہے آگ کی سر بسر سزاوار
آتش سے وہ اسقدر ہے خوگر ۔ گیلی سوکھی ہے وان برابر
شاخ اوسکی کام پر نہ آئے ۔ پتون کو جانور نہ کھائے
تا عمر خزان سے وہ بری ہے ۔ ڈالی ڈالی وہان ہری ہے
ہان جڑ ہی سے جب اوکھڑ کے گر جائے ۔ تب دائرہ فنا مین گھر جائے
قدر اوسکی اگرچہ یون کہین ہے ۔ دنیا کے تو کام کا نہین ہے
بس پختہ کھلین جو اوسکے آثار ۔ بیکار ۔ تو بھی دنیا سے ہووے بیزار

تشریح نقد خزانہ

اب سن لے اگر تو ہے سیانا ۔ مین نے جو بتایا یہ خزانا
[۱] فی انفسکم کی طرح پر ہے ۔ مرجان سے گہر ہے لعل و در ہے
گر تو یہ خزانہ کھود لیگا ۔ وہو معکم [۲] کا کام دیگا
افلاس ستائے پھر تجھے کب ۔ ہے گنج وہ مثل نحن اقرب [۳]
منہ اپنا اوٹھائے پھر جدہر تو ۔ دیکھیگا کہ اینما [۴] تولوا
روشن سے گھر کو وہ کریگا ۔ مصباح [۵] و زجاج وہ بنیگا

برآوردن خلیل خان خزانہ غیب را از بیخ سرو و مراجعت نمودن بسوی خانہ خود معہ نقد خزانہ بصد فراغ با عیال و اطفال خویش

جب فاختہ سے سنا یہ مضمون ۔ اور پایا خزانے کا نشان [illegible]
سنتے ہی وہ سب ہوئے فراہم ۔ بارہ ہوئے ایکدم وہ باہم
پھر کھودنے لگ گئے وہ یکسر ۔ وہ فاختہ بھاگا وقت پاکر
منہ اوسنے بھی فاختہ سے موڑا ۔ اولٹی بولی [۶] بلا کے چھوڑا

[۱] و فی انفسکم افلا تبصرون ۱۲ ایضاً سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسکم حتی یتبین انہ الحق ۱۲
[۲] و ہو معکم اینما کنتم ۱۲
[۳] نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۱۲
[۴] اینما تولوا فثم وجہ اللہ ۱۲
[۵] مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ ۱۲
[۶] یعنی نقل اینکہ کلمہ تعزیت بجائے شکر گو کر نقطا ایہام است ۱۲

کھودا تو وہ سیم و فدیہ نکلا
پارہ ہوئے ایک دم وہ شامل
اوس گنج کا تب طلسم ٹوٹا
فی غیب الغیب کنت کنزا
ظاہر ہوا جب وہ گنج مخفی
پیدا ہوا خاک سے جو خورشید
مال آگیا ہاتھ بے مشقت
مارا جو وہ مال اونھون نے تھین
مردون نے حیات تازہ پائی
افلاس مین گرچہ وہ فنا تھے
فرحت نے جو دلمین جوش کھایا
افلاس مین ہوش اوڑ گیا تھا
افلاس بھی اک عدو سے سوا
قوت جو بصر مین اونکے آئی
جانین بھی سنبھل گئین تھین
سارے حیران رہ گئے تھے
کیا مال یہ ہاتھ آیا اون کے
اون سبکو تھا شادیمرگ حاصل
جب ہو گئی مضطرون کو تسکین
اطمینان اون کو تھا میسر
اوس نقد نے روپ یہ دکھایا
گو پہلے بھی تھے بشکل انسان
زر پاس ہو گر تو آدمی ہے
وہ گنج سمایا چشم و دل مین
دلمین وہ سرور بنکے ٹھیرا

قارون کا کہن خزینہ نکلا
تھا فضل خدا بھی اونکے شامل
ناگاہ صدا تھی اوس سے پیدا
احببت لکم فکنت جہرا
ہاتھ آگئی زندگی کی پونجی
فخلقت الخلق کا کھلا بھید
وہ عشق یقین و استقامت
جان تازہ تھی مفلسونکے تھین
محبس سے نجات تازہ پائی
ملتے ہی خزانہ سب بقا تھے
اون سبکو تب اپنا ہوش آیا
اپنا بھی خیال کب رہا تھا
کاد الفقر ان یکون کفرا
بتیا دیکھی وہ معاینے کی
الدھر آنکھین بدل گئین تھین
جس بے جان رہ گئے تھے
ٹھیرا گئے بیچو کھی سے
تفریح سے قابو مین نہ تھے دل
تلوین سے پا گئے وہ تمکین
جون سکنت لنفس مطمئنہ
ہر ایک کو آدمی بنایا
افلاس سے بنگئے تھے حیوان
اور زر جو نہین تو آدمی ہے
وہ روح سمائی آب و گل مین
آنکھون مین وہ نور بنکے ٹھیرا

اور وقت مشاہدہ کے ... | کا نوری ہیئت تھی یہ صورت دائمی
آنکھین اوس زر سے تھی کھلی پہ | اور دل مین وہ شبیہ انتقاش
بند آنکھین جو ہوون تو تھی شبیہ | اور آنکھین کھلین تو سب نظر مین
بیداری مین پیش دیدہ شہود | اور خواب مین شکل خواب ہو
تھا دل کو بنایا ... زر | اور ناظر کو سالک ...
ہر گوہر و لعل تو سپیدہ | آئینہ نما تھا پیش دیدہ
زر سے جو ہوئی تھی وہ خبردار | ہر ذرہ نظر مین تھا زردار
وہ خود جو بنے تھے صاحب مال | اور وہ تھا بھی سمجھے تھے وہی حال
مشہور یہ نقل ہے جہان مین | آئی ہے ضرورتاً بیان مین
خود زندہ جہان جملہ زندہ | خود مردہ جہان جملہ مردہ
کہتے ہین مثل یہ سب جوان پیر | باہر بھی ہے گھر گھر جو ہے کہیں
پژمردہ ہون سب چمن تو کیا ہے | ساون کے اندھے کو ہرا ہے
جب آنکھ کھلی کھلا ہنر عیب | بند آنکھ ہوئی تو یہ وہ سب غیب
اوس نقد سے ہوگئے وہ خوشحال | دادا کا سا ہاتھ آگیا مال
وہ مال اوٹھا کے گھر مین لائے | تلچھٹ کو دے بجائے گاتے
گھر توڑ کے پھر نیا بنایا | منحوس کو سعد کر دکھایا
غیریت تھی جو اعتباری | عینیت ہوگئی وہ ساری
یون کر کے عروج مثل سالک | گھر اونکا تھا وہ تھے گھر کے مالک
حق و باطل و یا بد و نیک | قید و اطلاق یان ہین سب ایک

سلہ یعنی دو عینکہ جب ذات باشد در چشم شود سالک مشاہدہ می شود بر شئے را عین میداند کما قال شیخ الاکبر فی الفتوحات المکیۃ وہو عین کل شئ فی ظہورہ

داستان بیان کردن خلیل خان کیفیت معاملہ خود و حسب ہمسایہ دلیل خان کہ ہمسایہ او بود و عزم کردن دلیل خان بجانب صحرا بتقلید خلیل خان و تنازع آن ہر دو بہ وجہ خود و طعن و تشنیع زوجہ او برو

یہ چرچا محلے مین جو پھیلا | ہمسایون نے اوس سے آکے پوچھا

اون سب مین تھا اک دلیل خان نام
اور اوسکے بھی دس تھے بیٹا بیٹی
ہمسایہ کا حق سمجھکے فی الفور
سب قصہ کہا خلیل خان سے
رو رو کر دلیل خان نے سنکر
کہا ہاں خلیل خان سے مارا
ہم بھی چلین ہان چلو اوسی جا
چل میرے بھی بیٹا بیٹی دس ہین
جورو اوسکی یہ بولی اچھا
قسمت مری تیرے ساتھ پھوٹی
اوسنے کہا تو بھی چل مرے ساتھ
بیلوا تین سنکے بولی دس ہین
اللہ کہین یو بھی جان دو گے
گھر مین سب پڑے کر چکے گن
سب گھر کو تو خاک مین ملایا
چل سکتے نہین ہو یا سیا رہ
ہمت نہین جون بھی نا تنکی
جو شام سے تمکو غم ہو سوتے
تب کہا تمکو بیٹھو ڈیرے رکھاو
تمکو نہین چھوڑتے ہو آکر ہم
ثابت اپنے ہو اگر پاؤ تو
خیر ہو لعب تمہین نہین سلام
کلمہ نماز سے نہ روزہ
افیون ہو چنڈو ہو مدک ہو
موت سے گلے جا کفنا بو سیند کی

محبت جورو تھی اوسکی خود کام
تھی ممتلسی اوسکو بھی ستا لی
لے ساختہ سے تامل و غور
تشریح کی ساتھ اوس جوان نے
جورو سے کہا یہ سرکو دھنکر
اور حال یہ تنگ سے ہمارا
ہم بھی کرین کام حیلے وسیلا
اوس کام کے واسطے یہ بن اپنے
لے بچون کو اور جب اشکل جا
جا جا کہین اسی بہانے چھوٹی
گھر سے تو بھی نکل مرے ساتھ
کس کسکی میان کروگے تم پیس
کتے کی موت جا مرو گے
اب وحشت کی آپ کو لگی دھن
جنگل کی بھی دھول اڑاوگے کیا
بھوت پریت ملک سے سے ارادہ
اور شیر ببر نے ہو چیرنا لی
دو بچے کو او سکتے ہو تو رو لے
ہکو آسے تمام دن نہ گھبراو
رہتے ہو مباشرت مین ہم
بچو تمکا بھی حصہ سکے کھاجاو
جو سلیر پچ مین ہو بدنام
ہارت تمکو ہو گا نجہ شاب نوزہ
تاڑی ہو شراب ہو گنگ ہو
سمجھے ہو ن بھنگ شری کلیجی

کچھ شے سے ہے محلے مین جو لگتی گھر مین تری رال سے ٹپکتی
ہے تیری زبان وہ چٹوری کھا جاسے حرام کرکے چوری
ہاتھ آئین نہ پیسے گر فتے کو چوری کرو یا کہ بھیک مانگو
کچھ سوچکے سمجھ کہ کب کہ اچھا لے چلتی ہون دیکھون ہوتا ہے کیا
یہ کہکر لیلی ہانڈی چولھا اوٹھی جیسے اوٹھے بگولا
بچون کو بہا کے سے بلا کے بہلا کے منت او سکھا کے
سنبھال کے سر پہ بکچو جھونٹ کر ہاتھ کچھ لالچ دیکے لے لیا ساتھ

از خانہ خود بیرون آمدن لیلی خان معہ زوجہ و پسران و دختران خود وراہی شدن بصحرا باتفرقہ باہم

جب ہو گئی آدھی رات نکلے تا دن کو نہ کوئی بات نکلے
باتفرقہ بنتے اور بگڑتے جنگل کو چلے جھگڑتے لڑتے
چلتے تہ ستے ایک ٹھاٹ ہوکر بارہ چلے بارہ باٹ ہوکر
ایک ایک کی ہمرہی سے نالان رخ ایک کا وان ڈال اک تھا یان
اک چلتا تھا راہ مین جھجکتا اک چلتا تھا آسمان کو تکتا
دامن وہ اسکا لے جھٹکدے یہ اوسکو زمین پہ پٹکدے
اک دھیا لگا کے اک کو بھاگے اک کو ستا جائے آگے آگے
یہ زور سے چٹکی اوسکو لیلے وہ اوسکو رولا کے آپ کھیلے
اک پھیل پڑے تو اک سمٹ جاے یہ آگے بڑھے وہ پیچھے ہٹ جاے
کھسیانا ہو اسکو وہ چڑاے غصے مین یہ اوسکو کاٹ کھاے
ایک ایک سے گرگرے تھا دو بات تھی تیسری اوسمین جوتی اور لات
لڑکون مین ہوی بہم لڑائی اور لڑکیون مین مچی دہائی
اون سب نے مچائی ایسی اودہم ماں باپ کی ناک مین کیا دم
گر لڑکے پدر سے جوتی پاتے گر لڑکیاں ماں کو کدتی تھیں سے
گر باپ کو لڑکیون سے نے کوسا گر لڑکون نے ماں کو سٹکے تانا

گہ لڑکوں کو باپ مارتا تھا
لڑکے تھے لڑکیوں سے لڑتے
گہ پگڑی پہ دہپا اسنے مارا
گہ جوتی سے اسنے لوت جھاڑی
گہ دونوں مین چھن گئی جو گاڑھی
گھر سے یونہی لڑتے اور جھگڑتے
قریہ کی قریب وہ جگہ تھی

گر امان نے لڑکیون کو پیٹا
تھے جورو خصم جدے جھگڑتے
گہ سر سے ڈوپٹا اوسنے کھینچا
گہ نوچکے اوسنے کرتی پھاڑی
اسکا چونڈا تھا اوسکی داڑھی
اوس سرو کی پیڑ تک وہ پہونچے
تا صبح وہ پہونچے با خرابی

رسیدن دلیل خان در زیر بیمان درخت سرو و انتظام وصول طعمہ کردن بہ تقلید خلیل خان از بوالہوسی و ظہور نا اتفاقی بایکدگر پسران و دختران و زوجہ آن

اب سنیئے دلیل خان خود سر
وہ خود اور جورو بچے باہم
اوس سرو کے نیچے جاکے بیٹھے
جمعیت وہ دلیل خان کی جورو
وہ بچے جو دس تھے اونکا سن حال
لڑکوں کا تو سن سے حال مجھسے
تھا ایک خیال مین پریشان
سن حال کو تیسرے کے کر غور
اور چوتھے کا پہچنے نہ عالم
کہتا ہوں مین حال پانچوین کا
تھی لڑکیاں بھی اسقدر شوخ
اس کان پہ بات کو اوڑا دے
اور دوسری تک چڑھی تھی ایسی

تھا شان مضل کا ایک مظہر
پہونچے وان جاکے سب بصد غم
باہم لگے ہونے پھر تو جھگڑے
نفس امارہ تھی کہے تو
آفت تھے بلا تھے جیکا جنجال
کہتا ہوں اشارتاً مین تجھسے
اور دوسرا وہم مین تھا غلطان
جز شک تھا نہ حافظے مین کچھ اور
متصرف لعب و لہو ہر دم
ہر صحبت بد مین مشترک تھا
تھین سب بے ادب اور بے ہنر شوخ
اچھی نہ سنی بری سنا دے
ہر چیز سے ناک تھی چڑھاتی

اور تیسری کا طمع سے جانی
تھی جو تھی تو یہ بغضب چٹوری
تھی پانچوین بھی چھوٹی موئی
تھا ہاتھ لگا بنجا بہانا ۔
اون سب مین یہ تفرقہ پڑا تھا
جو وضع قلیل خان نے کی تھی
آخر او نھین باتون کے بہلانے
جورو سے کہا کہ بی سنبھل جا
تیرا تو نہ کہنا مین کرونگی
نہین آپ ہی کرونگی ساری ضرورت
وہ آپ ہی بیٹھی جا کے اک جا
اک لڑکی کچھ آئی پڑ پڑاتی
اور بولی کہ تیرا کلیجا
بیچاری یہ سنکے بھی یہ بولی
مٹی لے آ جما یہ چولھا
وہ بولی تھکے ہین پانون میرے
تو اوٹھ ذرا پیچھے ہلا لے
جب لڑکی نے دی نہ لا کے مٹی
پھر دوسری سے کہا کہ بیٹی
وہ بولی کہ دکھتے ہین میرے ہاتھ
جنگل مین جو چولھے لا و جاڑے[لہ]
آخر خود اوسنے جمایا چولھا
پھر تیسری لڑکی کو کہا جا
وہ لڑکی منک کے بولی آو آو
سر پیٹ لے اپنا اور رو لے

کچھ دیدے کا مر گیا تھا پانی
کھا جاے حرام کرکے چوری
گر اونگلی لگا تو بولے اوئی
یہ پھیل پڑی کہ کیا ٹھکانا
سب پر گو اثر تھا خدا کا
جیسے خبر اوسنے اسکو دی تھی
قسمت کی لگا یہ آزمانے
وہ بولی ارے تو ہی پھسل جا
تو ہی بولیگا مر رہونگی
تو کون ہے کیا تری ضرورت
اور بیٹیون کو وہان بلایا
منہ مین کچھ کوستی بڑاتی
بک بک سنکے تو کہا کہ ہے ہے بیچا
مان صدقے تو اچھی میری بیٹی
اچھی میری صدقہ دست و پا کا
کیا ٹوٹ گئے ہین ہاتھ تیرے
ماٹی ملی آپ جا کے لا لے
لے آئی وہ آپ جا کے مٹی
تو چولھا جملتے اونھکے بی بی
تو آپ جما نہین ترے ہاتھ
گھر کے چولھے ہی کیون اوکھاڑے
اور ہنڈیا کو اوسپہ لا کے رکھا
اس نہر سے تھوڑا پانی لے آ
جا نہر مین جا کے ڈوب مر تو
آنسو نکلین تو ہنڈیا دھو لے

[لہ] در اصطلاح ہندوستان برکسے آباد کردن چولہا است کہ خلاف مرضی باشند برہم شوند ازان یعنی کلام میگفتند ۱۲

لاچار وہ اوٹھکے پانی لائی
پھر چوتھی سے یون کہا کہ لا آگ
اور پیچھے کو منہ پھرا کے بولی
اک تالی بجا کے بے محابا
وہ بولی کہ پانون تو ہین سے لیلے
اوس لڑکی نے سیدہی جب سنائی
پھر پانچوین سے کہا کہ تو آ
گردن کو وہ توڑ کر یہہ بولی
سلگا ینگا آگ کس مین دم ہے
لو اور سنو یہ اک نیارا اگ
سلگا ینگو آگ خود وہ آ لی
کہتی تھی وہ کام اپنا جس سے
حجت کی ہوئی جو ختم حجت
حجت نے کہا دلیل خان کسے
مجھکو نہین لڑکیون سے ڈرنا
تو جان لے اور تیرے لڑکے
یان اسنے تو رونا سب سنایا
اور بولا فقط ہین یہ تو باتین
سن مین بھی تو کب ہون تیری سنتا
سونے نہین کچھ دو نو تسنے کھائے
سلگاؤنگا زبان زبان جو کھولے
ہان اپنی سمجھ سے کچھ کہتا سکا
دھمکا کے یہ جورو کو ڈرا کے
اوس کام کی سمت ہو کے رب غضب
اک لڑکے سے یون کہا کہ بھاگ

چولھے پہ وہ ہنڈیا بھر کے رکھی
وہ کوستی اکطرف گئی بھاگ
ہان لاتی ہون آگ لے کے ابہی
لے کہکے دکھا دیا انگوٹھا
منہ پھونک لے آپ اپنا او پھگلے
بیچاری اوٹھی اور آگ لائی
اس چولھے مین آکے آگ سلگا
مین آپ ہی مر رہی ہون بھج کی
کیا آگ لگانے مین تو کم ہے
سلگا لے تو خود تجھے لگو آگ
اوس چولھے مین آگ خود جلائی
وہ پانون دکھائی تھی کہ اس سے
اب آئی دلیل خان کی نوبت
بیزار ہوئی ہون مین تو جا لتے
اس منہ پہ مین لڑکو ننے کہون کہا
اون سے یان کون بیٹھی جھگڑے
وان سنتے ہی قہقہا اوڑایا
مین خوش ہون اگر لگائین لاتین
کچھ بولی تو پھر ہوا ن آ کے ڈہتا
کیا موت کے دن قریب آئے
منہ توڑ دون ابھی جو پھر تو بولے
پھر اپنی مین آپ دیکھ لونگا
اک جا پہ بیٹھا پھر وہ آکے
لڑکو ننکے طرف ہوا مخاطب
کچھ مار کے لا تو مرغ و ماہی

بھوکے کئی دن سے ہین کہائین
وہ بولا کہ آپ کو بھی اوبھری
امان کہ اودھر جو بھونکوا یا
چپ بیٹھو نہ ہم سے کچھ کہو تم
ہمپر نہ نکالو اونکا غصہ
جنگل مین نئی ہے آج حالت
یہ تمکو نہ سوجھتی تھی گھر مین
فاقے مین کچھ آج بڑھ رہے ہین
آرام سے بیٹھو تھک گئے ہو
جنے کو تو ہاتھ سے نکلے ۔
سلفہ نہین سر کہ پر چبین ہے
معلوم تو ہے کہ مین ہون بھوکا
لتپر مجھے حکم کر رہے ہو
بس باد ہوائی مجھسے مت ہانک
جا تو کہین آپ ہی نکل جا
بیچارہ وہ چپ ہوا یہ سنکر
جب اسکی طرف سے وہ پہکایا
اور عجز سے یون کہا کہ بیٹا
اوسنے کہا لو یہ دوسری ہے
وان آپ سے گھر سے وہ اوٹھا
خود بیٹھے ہو ہٹے گئے مضبوط
افیون زیادہ چڑھ گئی ہے
یا مفت کہین شراب اوڑالی
یا یورے سے بیٹھے آپ جھکنے
یا خبط دماغ مین سمایا

قسمت مین اگر ہے کچھ تو کھائین
لوا مان کی باپ کو بھی اوبھلسی[۱]
کیا غصے مین تمکو کاٹ کھایا
امان ہی کے منہ لگے رہو تم
دکھلاو اونھین کو اپنا جسم
کیا گھر مین بھی تھی یہی حکومت
جنگل کی ہوا بھری ہے سر مین
کیا اکھڑے سر مین چڑھ رہے ہین
کیا پیری مین کچھ بہک گئے ہو
افیون کی جھانجھ مین نہ ٹکیے
کیا حقے مین پانی بھی نہین ہے
اور ضعف سے دم نہین سماتا
خود رائی پہ اپنی مر رہے ہو
جا دشت کی خاک بھوکھ مین پھانک
مرجا خود یا کہ مار کر لا ۔
تقدیر پہ اپنی سر کو دھنکر
منہ دوسری طرف پھیرا یا
کچھ لکڑیان چنکے تو ہی لے آ
دیوانہ ہے کوئی تو سڑی ہے
یان کون ہے آپ کو سجھتا
کچھ نشہ مین ہو گئے ہو مخبوط
یا بھنگ کی گلدی بڑھ گئی ہے
معجون غذا سمجھکے کھالی
یا بڑھ گئے چھرے کچھ کسکے
گانجے کی چلم سے نئے یا اوڑایا

[۱] سلہ یعنی ہیر کی اودبلی کی ۱۲

یا اونگھ مین کوئی خواب دیکھا
آنکھیں تو لو یہ تکتے ہو گیا

پینک مین یہ جھوک کھا رہے ہو
یا نیند مین بڑبڑا رہے ہو

عادت کے خلاف ہین یہ باتین
سوجھی نہ تھی پہلے سے یہ گھاتین

یھان در گیا گفتگو مین سے
تیسرے پین جا کے تنکے چنتے

تم لکڑیان چننے آپ لاؤ
یا پاٹتے تھے کے لا جلاؤ

وان راہ مین خار ہو کے آئے
یان کانٹے سمیٹنے کو لائے

جب اوسنے بھی یون کڑی سنائی
بیچارے سے لیے یان بھی منہ کی کھائی

پھر تیسرے سے کہا بناچار
تو جا ہی کرلے صاف سے یار

وہ بولا یہ تیسری ہے لیجے
حضرت کی بھی خوب مدح کیجے

وان سے تو اوٹھا پے چلے ندامت
اب لائی ادہر بھی دیکھو شامت

ہر بار نئی ہے ایک آمد
کچھ بھول سے گئے ہو سیکھے شاید

کس لطف پہ کون دل لبھائے
منہ کھائے تو آنکھ بھی لجائے

گر پایا تو ہمسے لے لیا ہے
کچھ تمنے بھی عمر بھر دیا ہے

کیا تھیے ادب ہے باپ ہین آپ
ورنہ وہ جناب باپ ہین آپ

بے پوچھے لگا تا اتنے سر مین
بیچا لی نہ جاتی شکل گھر مین

بیکاری ہین اب لڑو اور سوجھی
لگتا نہین بیٹھے بیٹھے کیا جی

یہ دیکھو نیا ڈھکوسلا ہے
جنگل مین بھی گھر کا گھوسلا ہے

جنگل کی بلا تو ہم سمیٹین
اور بستر اخو دلگا کے لیٹین

تم گھر کو تو صاف کر چکے ہو
بسم اللہ یان بھی ہاتھ پھیرو

گھر کو تو کیا برا اٹھو
خو و سبز قدم مین جھاڑو دیدو

ہم اوٹھین اور آپ جھکے بیٹھین
تم جھاڑو بھی دو تو ہم نہ سر مین

یہ سنکے اوسے ہوئی ندامت
کہتا تھا ہوئی بڑی حماقت

جھاڑو تو وہ کیا غضب دیتا
کہیا نازمین کرید تا تھا

پھر جو تھے سے یون کہا بمنت
سر بیٹھا تو ہنسدیا کی حفاظت

اوسنے کہا اور ہے مرغوب
اچھی کہی آپ نے بھی کیا خوب

ہمتو چولھے کو تکتے بیٹھین
گھر مین تو بھلا جلا چکے عود
بل کھائین وبا کر آپ اینٹھین
کس بات نے گھر کی بستی سوئی
یہ طرہ نیا ہے اور دیکھو
تھوڑا ہنڈیا مین گل رہا ہے
اتنی جو محافظت مین ہے کد
پھر دیکھا تو ہے یہ وہم خالی
کیا کہدیا مین سننے والے کثامت
آپ اوٹھتے تو کرتے ہم آرام
آنان ہی کہین ہے کچھ خوائی
آئی ہے حیا کہ آپ کی موت
ستی کو کمال کر دکھاؤ
وہ جب ہوا یان بھی چوٹ کھائی
اس خلق کو بے حیا نے کہے
پھر پانچوین کے سے کیا اشارہ
کہنے لگا خیر تو ہے حضرت
لٹکری ہی منہ مین تو زبان ہو
کیا کہتے ہو بولو کھول کر منہ
حضرت فاقہ نہ گھر مین گر ہو
ہوتا ہے دہان فاقہ کش وا
کچھ بھر گیا پیٹ کیا ہوا سے
تنگے دلیک خان سے لئے ایجان
اور گھور کے ناک بھون چڑھائی
آنکھون کو ملا کے پھر دوبارہ

آرام سے آپ بیٹھے اینٹھین
جنگل مین بھی بھدی پن ہے موجود
چولھے سے جناب لگ کے بیٹھین
جنگل مین رہائین آپ دہوئی
خالی ہنڈیا کو تکتے بیٹھو
یا آپ کا سر اوبل رہا ہے
کچھ ہنڈیا مین رکھکے بھولے شاید
تکتا ہے پلاؤ نان خیالی
اوٹھنا بھی ہے آپکا قیامت
ان جھگڑون سے آپ کو ہے کیا کام
وہ بکی بکالی تمنے کھائی
غیرت کہین جاکے ہوگئی فوت
بس اپنی زبان بھی مت ہلاؤ
ہے ایسی بھلائی بے حیائی
نامردگی پارسائی کہیئے
اک قہقہہ اونسنے دوسرا مارا
ہے میری طرف بھی کچھ عنایت
اور بات اشارون سے بیان ہو
کچھ ڈھکنے لگا ہے ہان مگر منہ
تو گھنگنیان منہ مین بھر کے بیٹھو
انسان تو انکا ہے کیڑا
جو سانس بھی ناک سے ہو لیتے
انگشت دبا کے زیر دندان
انگشت خموشی لب پہ رکھکے
ابرو سے کیا وہین اشارا

یہ غمزہ بسوے فاختہ تھا
لڑکے سے نہ کام اور کچھ تھا
لڑکا یہ اشارے سب سمجھکر
گردن کو اوٹھاکے اور ہلاکے
کرتے نہین پوری کوئی بھی نقل
کچھ رعشہ نہ پیری سے ہوا ہے
حضرت کچھ سمجھو ہوش پکڑو
غیرت ہو تو کہتے شرم آئے
لاسا کہین لاتے بھی لگائین
زندے تو ہین شیر و ببر لپکتے
رکھتے نہین تمھین سنے کا قابو
ہمت وہ کرین گے خاک تھر
مین بھوک سے آپ مر رہا ہون
گرمی جو بڑھی ہے فاقے کی ہان
خالی جو ہے پیٹ اور کیا ہے
پھر اسکے سوا کدہر کا دھندا
کون اوڑتا پھرے پرند کے ساتھ
مین فرش زمین پہ وہ شجر پر
مین خود کو نہین سنبھال سکتا
مین جاؤن شجر پہ بھی تو کیا ہو
مین شاخچہ ہون وہ برگ تر پر
مین جس مین رہون وہ کلیہ پہونچے
ہان عقل کے آپ تو ہین پتلے
وہ چاہے تو تا بسدرہ اوڑ جائے
اسطرح غرض دلیل خان جی

تھا سرو پہ بیٹھا وہ سنے دیکھا
مطلب تھا لگاکے اوسکو لاسا
بولا پڑین اس خرد پہ پتھر
بس کر دے اونٹ کیسے غمزے
بھولی گئی کیا بڑہاپے مین عقل
بیفائدہ سر جو ہل رہا ہے
تہستا کبھی زمین پہ تم نہ اکڑو
یہ مولی سمجھہ مین بھی سماے
مُردو نے کبھی کام کچھ بن آئین
مُردے نہین مکھی مار سکتے[1]
اَن یَّسلُبْ مِنْهُمُ الذُّبَابُ
اوڑتے نہین جنکے منہ کے مچھر
کیا مین ہون جو باتین کر رہا ہون
بولی ہے یہ سر پہ چڑھکے شیطان
تین مجھہ مین حلول کرگیا ہے
لاسا ہے نہ دام ہے نہ پھندا
یہان ضعف سے قابو مین نہین ہاتھ
مین بے پر اور وہ سر بسر پر
وہ چرخ کو ہے ابھی سے تکتا
ہاتھ آئے نہ خاک وہ ہوا ہو
یہان ہاتھ ہو گل پہ وہ ثمر پر
مین گل پہ وہ بوے گل پہ پہونچے
مجھکو بھی ہو بیو قوف سمجھے
یہان سایہ تلک نہ اوسکا ہاتھ آئے
تھے دلمین ذلیل کہکے ہا بچی

[1] ان یسلب منهم الذباب لا یستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب ۱۲

جس بیٹے کو جو کہ سما نہ مانا
برگ سے تھے بنا دیا بچھانا

اور چند سنا دی سیدہی اوانی
سکتا تھی یہ جو عجب بہر کے جوتی

مجبور ہوے وہ مرد و عورت
کرنے لگے اپنی آپ خدمت

خود چولہا بنایا اوسنے جانی
خود ہانڈیا [illegible] بھر کے پانی

اور لکڑیان آپ چنکے لاے
سلگانے کو آگ دونون لپکے

جب ہو چکی سب یہ جانفشانی
پکنے لگا چولھے پہ وہ پانی

تماشا کردن فاختہ معاملۂ اتفاقی دلیل خان با زوجہ و اطفال آن و استفسار حال ایشان ہمچو دریافت حال خلیل خان سابق و جواب دادن دلیل خان بفاختہ بہ تقلید خلیل خان

وہ فاختہ سب یہ دیکھتا تھا
آخر کو وہ یون جھک کے بولا

تم کون ہو کیا تمہارا ہے نام
کیون آئے ہو یان تمہین ہے کیا کام

کیون کرتے ہو اسقدر مشقت
کیون سہتے ہو یہ گوارا اتنی دقت

بولا مین دلیل خان ہون ہشیار
صحبت میری جورو سے ہے خبردار

اور بچون نے مجھکو دی ہے ذلت
ہے نام سے اونکے مجھکو نفرت

لینے کا نہین مین نام اون کا
ہے سارا خلاف کام اونکا

بولا وہ فاختہ کہ اچھا
یہ مانا پہ تم یہ کرتے ہو کیا

ہے کہتے تمہارا کیا یہ نقشا
اس ہانڈیا مین تم پکاؤگے کیا

اوس شخص نے سنکے کی یہ تقریر
ہے تیرے پکانے کی یہ تدبیر

رد جواب فاختہ بجانب دلیل خان بہ طعن و تشنیع و مراجعت دلیل خان بخانہ خود بلا حصول مقصود بصد ندامت و یاس

وہ فاختہ بولا واہ وا واہ
کیا خوب سمجھے ہے تمکو واللہ

کچھ پڑھ کے جو منہ سے پھونکتے ہی — کہتا ہے تو ترجمہ کو معنی
شعبدہ ہیں اک لغت سی ہے یہ — ان حل لغت لغت سی ہے یہ
اک بولی تو آپ گھڑتے ہو — اپنی بولی میں بولتے ہو
روغن کو جو کوئی منہ پہ لایا — مکھی بھنکنے لگی نہ منہ میں آیا
با وہم و خیال و عقل و با قیل — ہو سمجھ پاک کی نہ تاویل
تفسیخ منسوخ پر نظر ہو — اور شان نزول سے خبر ہو
امثال کے سب نکات سمجھے — متشابہ و محکمات سمجھے
ان باتوں کی جو ہیں تیرے پاس — ہاں منہ تو بنا لیا ہے سنڈاس
بدگوئی سے تو بگڑ گیا ہے — منہ تیرا بہت ہی سڑ گیا ہے
بس دل میں تو ہو ذلیل اور خوار — صحبت کو تو اپنی جوتیاں مار
گویا جہان سمجھے آلو — ہیں ایسے ہی منہ سے آپ بھٹو
بس یہاں سے چلو ہوا ہو سرکو — ہاں جب تیئے ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کو
ہاتھ آتا ہوں میں تمہارے فی الحال — یہ منہ ہے اور مسور کی دال
ہیں اور تجھے نکڑے تو — کیا میری بہن سی ہے کو کو
لنگڑے بھی کہیں ہیں کرتے سیریں — اندھے بھی پکڑتے ہیں بٹیریں
خفاش بھی شمس سے ہے تکتی — مکھی بھی ہے شمع پر لپکتی
بہرے کہیں ساز ہیں بجاتے — گونگے بھی کہیں ہیں لوگ گاتے
جتنے ہیں تجھے یہ سب جتائی — بہرے کو بہروین سنائی
یہ رنگ وہی جما گیا ہے — یہ فاختہ وہ اڑا گیا ہے
تھا وہی کھلاڑی جسکو بھائی — سونے کی چڑیا ہاتھ آئی
کثرت میں تھی وحدت اوس سے ظاہر — وحدت میں تھی کثرت اوس سے ظاہر
مت ریس کرو اوس خلیل خان کی — کچھ بات تھی اور اوس جوان کی
ہاں خیر سے آپ گھر کو جاؤ — بس باتیں زیادہ مت بناؤ
کچھ تمکو ادب ہے اور نہ حرمت — ہاں کسکو پسند ہے یہ صحبت
آپس میں تو اتفاق کر لو — سینے سے جدا نفاق کر لو

سارے باہم نفاق میں ہیں
پھر تشبیہ و ولولہ ہے اتنا
کیا کسے میں جنون تر سے سمایا
ہے خبط کہ زشتہ کھا لیا ہے
ہے میرے ہی واسطے یہ جرأت
سمجھی عقل یہ بھی جو ساتھ لایا
تجھے تر انفس ہے مجلت
ہیں آتا نہیں تمھارے بس میں
تم سمجھ نہیں سکو گے
بس آپ خلیل خان نہ بنیے
واں جب تھے یارا ایک بھی جان
یاں عیب ہوا ہے نام وحدت
اک دل تھے وہ ہر طرح سے باہم
ہو جایو تو اک کو اک نگل جائے
بس چلئے نہ آپ چال اونچی
یاں بوالہوسی ہے اور دھوکا
کب بال ہے میرا تم سے ٹرتا
جب سخت جواب اوسنے پایا
سب کچھ اور بن رہے سمجھے
پھل نخل نفاق کے یہ پائے
کو فاختہ کو بہت اوڑایا

سو تفرقے اتفاق میں ہیں
اس بوبو پہ حوصلہ ہے اتنا
کیا وسم یہ بیٹھے بیٹھے آیا
تجھ سکو آشنا لیا ہے
پہلے بھی تھی کبھی یہ ہمت
کچھ غصہ میں بھی پا کہ چھوڑ آیا
اتنا آپا نہیں سنبھلتا
جب تک نہ ہو اتفاق دس میں
کب مانو تمھارا کہ گریکو گے
بے کھوئے نہ آپ اتنا تنیے
یاں بار ہیں بار ہائے ہر آن
قلت میں بھی یاں پڑی ہے کثرت
یاں تن بھی تو ہیں نہیں عنصر اہم
گر بیٹھیں تو جو تو چل جائے
کچھ اور بھی چال ڈھال اونچی
باتوں سے نہیں ہے کام چلتا
یہ فاختہ تم سے کب ہے اوڑتا
نادم ہوا اور سر جھکایا
ایک ایک کے منہ کو تک رہی تھے
ہو کر شرمندہ گھر کو آئے
اک پر بھی نہ اوسکا ہاتھ آیا

در تنبیہ بہ نفس خود و عبرت درین قصہ

علوی نہ ہوس کو کام کیجے
یوں آبرو ہاتھ سے نہ دیجے
اس دشت کا گر ہے کچھ ارادہ
تو لوث حدوث سے ہو سادہ

آئینہ نقش سادہ باید — تا سادہ عذار رو بکشاید
اوس سرو کی دلکو گر ہوا ہے — اوس مہر جہان جو بقا ہے
اوس گنج سے نفع ہے اوٹھانا — ٹوٹا ہوا گھر ہے گر بسانا
میدان مین آ تو مرد بنکر — تا مردون کی طرح ہنر دکھا کر
ہان تو بھی خلیل خان سا بن مرد — الکدم رہ عشق مین نہ ہو سرد
جلتے رہے ہنڈیا کے تلے آگ — بیساختہ ہے طرفہ ہو یہ لاگ
کہتے ہین اسکو استقامت — گو سارا جہان کرے ملامت
اور ہنڈیا نہ اوبلے گر جوش — اوٹھ جائے نہ اوسکے سر سے سرپوش
اسرار نہ آئین تیرے تا حلق — کہتی ہے امانت اوسکو سب خلق
من عشق سے ہوتے ہین پیدا — ہوتے ہین یقین سے ہویدا
بس عشق ہو دلمین اور امانت — حاصل ہو یقین و استقامت
ہو جائے مرد بازی لیجے — ورنہ باتین بہت بنا کیجے
پہچاننے والے ہین بہت لوگ — ہے سر خام کا بہ گر پختہ کا جوگ
مشغول ہی مین ہان جو کچھ نکل جائے — ہنڈیا تھی اوبل گئی اوبل جائے
اس قصے کو مت سمجھ کہانی — عبرت کی ہے بات سمجھ جانی
اب قصہ ہوا تمام و انجام — اے حضرت دل السلام و الکلام

بالخیر

قطعات تاریخ طبع مثنوی ہذا

از حبیب الدین صاحب صغیر حیدرآبادی

یہ جام علوی عالی تبار — واقعی کس شان کی تالیف ہے
دہوم ہے ملکوت اور جبروت مین — ہر کہ و مہ مائل توصیف ہے
ہین قلم سے تیغ کے جوہر عیان — دیکھلو ترغیب ہے تخویف ہے
جھوڑ دی لاہوت کی دل نے جگہ — بخشش اسکی قابل تعریف ہے
لکھدو سال طبع تم بھی اے صغیر — مرشد کامل کی یہ تصنیف ہے

١٣١٣

از ابو الرضا مولوی سید رضی الدین حسن صاحب کیفی حیدرآبادی

جبکہ تصنیف جناب عبرت | ہے صبیح بشان و شوکت
سال تاریخ کہا کیفی نے | [illegible] عبرت

از میر تہنیت علی صاحب محشری شاگرد و مرید حضرت مصنف علیہ الرحمہ

ہے سر خدا سے یہ صحیفہ مملو | سر پر رکھیگی اسکو ساری خلقت
لکھا سنِ طبع محشری نے اسکا | ہے تاج جہانیان حسام عبرت ۱۳۲۰ھ

از عبد حقیر شمس الحق سجاد علی مہکش تھانوی خادم و پسر لطفی حضرت مصنف علیہ الرحمہ

سب سے یہ مثنوی مقام عبرت | مرشد کا قول ہے کلام عبرت
مہکش نے طبع کی یہہ لکھی تاریخ | ہے یہہ عرفان حق حسام عبرت ۱۳۲۰ھ

تمت